

"وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ"

مناظرہ ترک قرأت خلف الامام

مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مدتب

مولانا شہزاد علی الامینی

تقدیر

مولانا محمد مصعب عمیر الحسینی

ناشر: المحدث ریسرچ اکیڈمی راجستھان

تقریظ

مولانا محمد مصعب عمیر الحسینی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

لکل فن رجال۔ اللہ تعالیٰ نے ہر فن کے لیے کچھ افراد کو پیدا کیا ہے تاکہ وہ اس فن کے اندر اپنی مہارت کا اظہار کر سکیں اسی طرح دین اسلام جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے یہ ایک کامل دین تھا پھر طرح طرح کے فتنوں نے سراٹھایا کبھی تو اسلام پر اعتراض کیا کبھی اپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر کبھی آپ کے افعال پر اور کبھی آپ کی زندگی مبارکہ پر اور کبھی دین اسلام کے عقائد و نظریات پر اور کبھی فروعی مسائل پر تو جس طرح اسلام دشمن قوتوں نے اسلام کو مسخ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی وہیں پر اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت کے لیے ایسے افراد کو پیدا کر دیا جنہوں نے ہر محاذ پر دین اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کی اور دین کے کسی بھی مسئلے کو مسخ نہیں ہونے دیا بلکہ اس کو دین اسلام کی صحیح روح کے ساتھ باقی رکھا اسی طرح کچھ مسائل ایسے بھی تھے کہ جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اختلاف تھا اور اسی اختلاف کی بنا پر ائمہ کے درمیان بھی اختلاف پایا گیا لیکن وہ اختلاف صرف اختلاف کی حد تک تھا تکفیر کی حد تک نہیں لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا چلا گیا اسی طرح کچھ متشدد قسم کے لوگ اور کچھ دین سے نہ بلد اور کچھ اغیار کے اشاروں پر چلنے والے لوگ دین کے اندر غل غیاڑہ کر کے افراط و تفریط کا شکار ہوئے تو افراط و تفریط کا شکار ہونے والوں کے لیے دین اسلام نے ایک قاعدہ رکھا تھا جادلہم بالتی ہی ز احسن اپ ان سے مجادلہ کریں لیکن احسن انداز سے دلائل کے ساتھ احقاقِ حق کے لیے شریعت اسلام نے میں خود ترغیب دی ہے اختلافی مسائل میں سے ایک مسئلہ قرات

خلف الامام تھا لیکن 1857 سے پہلے کبھی بھی اس مسئلے کے اندر اس قدر شدت اختیار نہیں کی گئی کہ دوسرے فریق کو بالکلیہ غلط کہہ دیا جائے لیکن ایک خاص طبقے نے جہاں بہت سارے دوسرے فروعی مسائل کے اندر شدت دکھلائی وہاں پر انہی مسائل میں سے ایک مسئلہ قرأت خلف الامام کا بھی تھا جس کو تختہ مشق بنا کر فریق دوم کی نماز کو بالکلیہ باطل قرار دیا گیا جس کی بنا پر 2013 بروز سوموار بھائی پیروں کے مقام پر ایک مناظرہ طے پایا جس میں یہ ثابت کیا گیا کہ ترک قرأت خلف الامام باقاعدہ قرآن و سنت سے ثابت ہے اور 1400 سال میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں جس نے امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے والے کی نماز کو باطل کہا ہو ہماری ایک نیک مخلص بھائی مولانا محمد شہزاد الایمنی فارغ التحصیل دارالعلوم پوکرن راجستھان الہندان کی کافی عرصے سے یہ خواہش تھی کہ اس مناظرہ کو کتابی شکل میں لایا جائے تاکہ عوام الناس کو اس سے عمومی فائدہ حاصل ہو سکے جس کے لیے انہوں نے متعدد مرتبہ رابطہ بھی کیا پھر لکھنے کے بعد اس فقیر سے تقریر لکھنے کی درخواست کی چونکہ فقیر اس مناظرے کے اندر بنفس نفیس خود شریک بھی تھا بلکہ مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب کا معاون بھی تھا اور اس سارے مناظرے کی کاروائی بھی اس فقیر کے سامنے تھی جس میں متعدد مرتبہ فریق مخالف کے صدر مناظر مولانا سحبی صاحب نے بے اعتدالی کا مظاہرہ بھی کیا جس کی وجہ سے بار بار مناظرہ رک جاتا تھا اور اس کی بنیادی وجہ جو ناظرین نے دیکھی تھی وہ مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب کے دلائل تھے کہ جن کا مولانا عمر صدیق صاحب کے پاس کوئی توڑ نہیں تھا صرف دو مثالوں کی طرف اشارہ کروں گا ایک مولانا یحییٰ صاحب نے مناظرہ روک کر یہ مطالبہ کیا کہ مولانا عبدالغفار زاوی صاحب نے تفسیر کبیر کا حوالہ پیش کیا ہے جبکہ اصل کتاب پیش نہیں کی لہذا اصل کتاب پیش کی جائے حالانکہ مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب نے تفسیر کبیر کا کوئی حوالہ نہیں دیا تھا دوسرا سیدنا ابو ہریرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں سیدنا ابو ہریرہ کے قول کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دینا یہ دو مناظر تو بہت ہی زیادہ قابل دی تھی جن میں فریق مخالف نے بہت ہی زیادہ غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا تھا اور بار بار وقت دینے کے باوجود بھی انہوں نے اس جھوٹ سے اعلان برات نہیں کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر بولا تھا باقی مولانا نے مناظرے کو تحریری شکل میں لا کر ان افراد کے لیے انتہائی آسانی کر دی جو دلائل کو سمجھنا چاہتے ہوں اور صحیح مسئلے کی تہہ تک پہنچنا چاہتے ہوں اگرچہ اس موضوع پر اور بھی بے شمار کتابیں موجود ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے اللہ تعالیٰ ان کتابوں کی طرح مولانا کی اس تحریر کو بھی قبولیت سے نوازیں گے۔

والسلام بندہ فقیر محتاج دعا ابو عبد اللہ محمد مصعب عمیر الحسینی جامعہ محمدیہ بانی پاس روڈ دینہ شاگرد
رشید ولی کامل شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ استاذی حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب

پیش لفظ

اس مناظرے کو مرتب کر کے تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے نوجوان ساتھیوں کے اندر جو احناف کے مسائل کو لے کر غلط فہمیاں ہیں وہ دور ہو سکے اور ہمارے یعنی احناف کے تمام مسائل کو مدلل کر کے پیش کرنا المحدث ریسرچ اکیڈمی (راجستھا الہند) اس کی کوشش کر رہی ہے، رب تعالیٰ ہماری اس حقیر سی محنت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، (آمین) المحدث ریسرچ اکیڈمی کی طرف سے اب تک تین کتابیں شائع ہو چکی ہیں الحمد للہ، اور المحدث ریسرچ اکیڈمی کی لائبریری کا بھی کام چل رہا ہے جس کے اندر بہت سی کتابوں کو جمع کیا گیا ہے اور کچھ کتابیں باقی ہیں، آپ مخلصین کا ساتھ اور دعا رہی تو یہ کام بھی ان شاء اللہ جلد ہی مکمل ہوگا، اس کتاب کو مرتب کرنے میں بہت دشواری پیش آئی کیونکہ اس کو جس ریکارڈ سے مرتب کیا گیا ہے وہ آج کل کے ڈیجیٹل کیمرے سے ریکارڈ نہیں کیا گیا تھا اس وجہ سے مرتب کرنے میں دشواری پیش آئی اور ہو سکتا ہے typ میں کچھ غلطی بھی ہو جائے تو امید ہے کہ آپ حضرات اس غلطی کی نشاندہی فرما کر ہمیں مطلع فرمائیں گے، تاکہ ہم اگلے ایڈیشن میں اس کو درست کر سکیں۔

مولانا شہزاد علی الایمنی

شرائط مناظرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج کی گفتگو کا عنوان ہے ترک قرأت خلف الامام۔

دعویٰ اور جواب دعویٰ اہل سنت والجماعت کی طرف سے پہلے امام کے پیچھے قرات کرنا مشہور تھی بعد میں منسوخ اور متروک ہو گئی اور یہ چاروں دلائل سے ثابت ہے جواب دعویٰ اہل حدیث ہمارے نزدیک مقتدی کے لیے سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور فریق کا مذکورہ دعویٰ غلط ہے۔

نمبر 1. مدعی اہل سنت والجماعت حنفی دیوبندی ہوں گے اور مدعی علیہ اہل الحدیث ہوں گے پہلی اور آخری ٹرم مدعی کی ہوگی اور آخری ٹرم کا دورانیہ پانچ منٹ ہوگا۔

نمبر 2. آخری ٹرم میں مدعی فریق نئی بات اور نیا حوالہ پیش نہ کرے گا۔

نمبر 3. مناظرہ کا وقت دو گھنٹے 25 منٹ کا ہوگا پہلی پہلی ٹرم فریقین کی دس منٹ کی ہوگی اور باقی پانچ پانچ منٹ کی ہوں گی۔

نمبر 4. افراد بمائیل کیمرامین ٹائم کیپر وغیرہ سمیت ہر فریق 22، 22 افراد ہوں گے۔

نمبر 5. حوالہ اصل کتاب سے پیش کیا جائے گا اور مطالبہ پر کتاب پیش کرنے کا ہر فریق پابند ہوگا۔

نمبر 6. مناظرہ بھائی پھیرا اور اس کے مضامین میں ہی ہوگا انتظامات فریقین کے مشترکہ ہوں گے فریقین کی طرف سے مولانا عبدالعزیز صاحب اور مولانا حکیم زبیر شاہ صاحب منتظم مقرر کیے گئے۔

نمبر 7. موضوع مناظرہ میں ہر فریق کا مناظرہ ہی بولے گا موضوع سے انحراف یا شرائط کی

مخالفت کی صورت میں صدر مناظر بولنے کا مجاز ہوگا مناظر اور صدر مناظر کے علاوہ بولنے والے کو مناظرہ سے نکالنے کا ہر فریق پابند ہوگا۔

نمبر 8. مناظرہ 12 اگست سن 2013 عیسوی بروز سوموار دن 10 بجے ہوگا اور مناظرہ گاہ پر پہنچنے کے بعد ہر فریق دوسرے فریق کا 11 بجے تک تاخیر کی صورت میں انتظار کرے گا۔

نمبر 9. پینل مناظرہ کا اعلان جائے مناظرہ پر ہوگا پہلے مدعی اعلان کریں گے بعد میں مدعی علیہ اعلان کریں گے۔

نمبر 10. فریقین اخلاق کے دائرہ میں رہ کر گفتگو کریں گے اور مناظرہ کے اختتام پر طرفین کسی طرف سے کوئی نعرہ بازی نہیں کرے گا۔

دونوں فریقوں کے نام اہل سنت والجماعت حنفی دیوبندی حفظ الرحمن دہلوی ان کے دستخط ہیں اور حافظ عظمت معاویہ صاحب ان کے دستخط ہیں اور تصدیق کرنے والے علامہ عبدالغفار زہبی صاحب ہیں اور اہل الحدیث کی طرف سے محمد فاروق صاحب اور نعیم احمد صاحب کے دستخط ہیں اور تصدیق کرنے والے حافظ محمد عمر صدیق صاحب ہیں۔

تاریخ آٹھ جولائی سن 2013 بروز سوموار دن دو بجے

اہل سنت والجماعت کی طرف سے وقت کی پابندی دیکھنے والے مفتی حفیظ الرحمن صاحب ہوں گے اور مناظر کے معاونین دو ہوں گے مولانا محمد ریاض صاحب جھنگوی گجرانوالہ اور مولانا محمد مصعب صاحب جہلم اور مناظر ہوں گے مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب راولپنڈی اور صدر مناظر ہو گئے حافظ محمد ارشد گونجرانوالہ۔

اہل حدیث کی طرف سے مناظر ہو گئے حافظ عمر صدیق صاحب اور صدر مناظر ہو گئے یحییٰ ازمی صاحب اور معاون ہو گئے احمد عباس صاحب اور غلام مصطفیٰ ظہیر امین پوری۔

مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب: نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم، اما بعد، فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم، قال اللہ عزوجل فی کلامہ المجید والفرقان الحمید "وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ" وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم "إِذَا قُرِئَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا" او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم،

واجب الاحترام علماء کرام عزیز دوستو ساتھیو جیسا کہ دونوں طرف سے صدر حضرات نے مناظرے کی شرائط دعوی جواب دعوی پڑھ دیا ہے اور جو موضوع ہے اس کو بھی ذکر کر دیا ہے۔ دعوی اہل سنت والجماعت کا آپ نے سنا کہ ہمارا دعوی یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کی تحقیق اور دعوے میں یہ بات ہے کہ پہلے امام کے پیچھے قرات کرنا فاتحہ ہو یا دوسری سورت ہو قرات کرنا مشروع تھا لیکن بعد میں منع منسوخ متروک ہو گیا تو یہ ہمارا دعوی ہے۔ اور فریق مخالف کا دعوی ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی پر قرات یعنی فاتحہ واجب ہے۔ جی یہ ہے دعوی تو اس پر ہم اپنے موقف کو آپ کے سامنے رکھتے ہیں سب سے پہلے میں نے اللہ کے کلام سے سورہ اعراف کی آیت نمبر 204 تلاوت کی ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ" (اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔) قرآن مجید کی آیت ہے سب سے پہلے ہم نے اس کو سمجھنا ہے فہم نبوی فہم صحابہ سے فہم تابعین سے اہل اسلام کے فہم سے سمجھنا ہے کہ اس کا شان نزول کیا ہے یہ کس لیے نازل ہوئی۔ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ کتاب القراءۃ البہقی میرے ہاتھ میں ہے امام بہقی رحمۃ اللہ علیہ نے سند کے ساتھ نقل کی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرا في الصلاة فقرا اصحابه ورائه، فخلطوا عليه، فنزل (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا) فهذه في المكتوبة (كتاب القراءة البيهقي: رقم 255)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں قرأت کی تو آپ کے اصحاب نے بھی قرأت کی۔ صحابہ کی آواز آپ کی آواز سے ٹکرانے لگ گئی۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ لہذا یہ آیت فرض نماز کے بارے میں ہے۔ فرمایا سیدنا ابن عباس کون سیدنا ابن عباس مفسر قرآن ترجمان قرآن نبی پاک کے چچا زاد بھائی اور جو قرآن کی تفسیر میں پہلے نمبر پر ہے اور انہوں نے تفسیر نبی اقدس سے پڑھی ہے کسی آج کل کے کسی پروفیسر ٹیچر سے مولوی سے نہیں پڑی وہ کہتے ہیں یہ آیت مکتوبہ نماز جماعت والی نماز کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ میرے ہاتھ میں تفسیر قرطبی ہے سیدنا محمد بن کعب قرطبی سے روایت ہے۔

القرطبي: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قرا في الصلاة آجابه من وراءه، اذا قال: بسم الله الرحمن الرحيم قالوا مثل قوله، حتى يقضي فاتحة الكتاب والسورة. فلبث بذلك ما شاء الله ان يلبث فنزلت (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ) فَأَنْصِتُوا (الجامع الحکام القرآن معروف تفسیر قرطبی 9/433 مؤسسه الرسالہ)

ترجمہ: محمد بن کعب قرطبی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں قرآن پڑھتے تو آپ کے پیچھے کھڑے ہونے والے اصحاب اس کا جواب دیتے، جب آپ پڑھتے: بسم اللہ الرحمن الرحیم تو وہ بھی آپ کے قول کی طرح کہتے۔ یہاں تک کہ آپ سورۃ الفاتحہ اور

سورت پوری کر دیتے۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہا، پھر یہ آیت نازل ہوئی (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ) پھر یہ تفسیر ابن ابی حاتم رازی میں بھی سند صحیح کے ساتھ موجود ہے۔

القرطبي: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قرا في الصلاة آجابه من وراءه، اذا قال: بسم الله الرحمن الرحيم قالوا مثل قوله، حتى يقضي فاتحة الكتاب والسورة. فلبث ما شاء الله ان يلبث فنزلت (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ) فَأَنْصِتُوا (تفسير القرآن العظيم معروف تفسير ابن ابی حاتم رازی 7/543 دار ابن الجوزي)

ترجمہ: محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں قرآن پڑھتے تو آپ کے پیچھے کھڑے ہونے والے اصحاب اس کا جواب دیتے، جب آپ پڑھتے: بسم اللہ الرحمن الرحیم تو وہ بھی آپ کے قول کی طرح کہتے۔ یہاں تک کہ آپ سورۃ الفاتحہ اور سورت پوری کر دیتے۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہا، پھر یہ آیت نازل ہوئی (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ)

تفسیر ابن ابی حاتم رازی کے اندر موجود تمام راوی ثقہ ہیں اور سند کا ایک ایک راوی ثقہ ہے اور کتاب القراءۃ للبیہقی کی روایت حسن ہے تمام راوی ثقہ ہے صرف ایک راوی عبد اللہ بن لہیعہ ہے جو مختلف فیہ ہے او مختلف فیہ راوی کی روایت درجہ حسن کی ہوتی ہے۔

اسی طرح سیدنا ابن مسعود رضی اللہ سے روایت تفسیر ابن جریر میں موجود ہے۔

ابن مسعود، فسمع ناساً يقرأون مع الإمام، فلما انصرف قال: أما أن لكم أن تفقهوا! أما أن لكم أن تعقلوا؟ ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾، كما أمركم الله.

تفسیر جریر معروف تفسیر طبری 10/659 للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان)
ترجمہ: ابن مسعود رض نے نماز پڑھائی تو انہوں نے لوگوں کو سنا کہ وہ امام کے ساتھ قرات کر رہے تھے تو جب انہوں نے سلام پھیرا تو فرمایا کیا تم نے نہیں سمجھا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

ابن عباس کی روایت میں نے موقوف بھی پڑھ دی تو یہاں صاف الفاظ ہیں کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صحابہ پہلے پڑھتے تھے ہم نے دعویٰ کیا ہے نا ہم نے دعویٰ کیا کہ پہلے پڑھنا مشروع تھا پہلے فاتحہ یا دوسری سورتوں کا پڑھنا مشروع لیکن بعد میں اللہ نے قرآن کی آیت نازل کر کے منع فرمادیا۔ اور یہ روایت مرفوع ہے متصل مرفوع ابن عباس کی ہے اور محمد بن کعب قرظی کی مرسل ہے اور مرسل جب متصل کے تابع آجائے تو اس کا ارسال ختم ہو جاتا ہے۔ بہر حال یہ واضح ہو گیا صحابہ آپ کے پیچھے فاتحہ بھی پڑھتے اور دوسری سورت بھی جب حکم اللہ کا نازل ہوا تو فاتحہ سے بھی صحابہ رک گئے اور دوسری سورتوں کے پڑھنے سے بھی رک گئے کیوں لفظ ہے وإذا قرئ واحد کا صیغہ ہے وَأَنْصِتُوا جمع کا صیغہ ہے پیچھے کھڑے صحابہ خاموش رہتے تھے ہم نے ہمارا دعویٰ قرآن اور قرآن کی تفسیر سے اس آیت پر امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ امت کا آجماع ہے یہ نماز کے متعلق نازل ہوئی فتاویٰ ابن تیمیہ اور نصب الرایۃ اور بے شمار کتابوں میں آجماع کا حوالہ موجود ہے۔ اس آیت کا شان نزول کیا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو قرات فاتحہ ہو یا دوسری ہو اس سے روکا گیا محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ کی روایت میں لفظ صاف ہے فاتحہ فاتحہ وسورہ فاتحہ بھی سورت بھی دونوں پڑھتے تھے اور اللہ نے قرآن میں روک دیا اس کو ہمارا دعویٰ نصوص سے ثابت ہے۔ دوستو یہ میں نے آپ کے سامنے اللہ کے قرآن مع تفسیر یہ بات کلیئر کی اس کے ساتھ ساتھ امام یحییٰ بن معین نے اپنی تاریخ یحییٰ بن

معین میں حدیث نقل کی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی پاک نے فرمایا میرے بعد لوگ حدیثیں پیش کریں گے لیکن تم اس کو قرآن پر پیش کرنا قرآن کے موافق ہے میری حدیث ہے۔ قرآن کے خلاف ہے وہ میری حدیث نہیں ہے الحمد للہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اسی طرح امام مالک رحمہ اللہ وہ فرماتے ہیں کہ مقتدی پر قرأت واجب نہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مقتدی پر قرأت واجب نہیں تو یہ ائمہ متقدمین ہے امام ابو حنیفہ 150 میں وفات امام مالک بن انس 189 میں وفات۔

فریق مخالف: فریق مخالف کے صدر مناظر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ کے جو ساتھی پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں یہ غیر مہذب طریقہ ہے اگر آپ اس کو پسند کرتے ہیں ہمارا بھی اس طرح سے بیٹھنا پسند عطا فرمائیں گے نتیجہ جو ماحول خراب ہوگا اس کی ذمہ داری آپ کی ہے دوسری بات شرط پانچ پر توجہ دیجئے شرائط مناظرہ میں شرط نمبر پانچ پر یہ بات لکھی ہوئی ہے حوالہ اصل کتاب سے پیش کیا جائے گا اور مطالبہ کتاب کا ہر فریق پابند ہوگا ذہبی صاحب نے ابھی تاریخ معین کا حوالہ بھی پیش کیا کتاب کو ہاتھ لگانا گوارا نہیں سمجھا تفسیر کبیر کا حوالہ بھی پیش کیا کتاب کو ہاتھ لگانا گوارا نہیں سمجھا تفسیر ابن ابی حاتم کا حوالہ بھی پیش کیا کتاب کو ہاتھ لگانا گوارا نہیں سمجھا پہلی ٹرم میں آکر اصول مناظرہ کی مخالفت کیوں کی اس لیے ہم آپ کو متنبہ کرتے ہیں آپ اپنے مناظر کو پابند کریں جتنا دل کرے دلیل دے انشاء اللہ ہر ایک دلیل کا تسلی بخش جواب دیا جائے گا مگر ذرا ہمت کر کے اصل کتاب سے حوالہ پڑھے اور کوشش کرے جو روایت پڑھے باسند پڑھے کیونکہ ہماری شرائط میں یہ طے ہے کہ حوالہ اصل کتاب سے دیا جائے گا اور کتاب کا مطالبہ کرنے کا ہر فریق پابند ہوگا، اہل سنت والجماعت کی طرف سے صدر مناظر نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ شرائط میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اصل کتاب سے حوالہ دیا

جائے گا اور کتاب مطالبہ کرنے پر فریقین پابند ہوگا یہاں پر مولانا ذہبی صاحب نے جو بھی حوالہ دیا ہے وہ کتاب سے دیا ہے آپ کو چاہیے کہ ان سے کتاب کا مطالبہ کرے اور اگر یہ کتاب نہ دکھائے تو یہ شرائط کی مخالفت ہوگی، البتہ آپ کا سوال بتا ہی نہیں یہ مناظر بیٹھے ہیں یہ اپنی ٹرم میں ایک دوسرے سے کتاب کا مطالبہ کریں گے اس طرح آپ بیچ میں کھڑے ہو کر اپنے مناظر کے معاون بنیں گے تو پھر یہ کوئی مناظرہ نہیں ہوا۔ مخالف کے صدر مناظر نے جواب دیتے ہوئے کہا موضوع مناظرے میں ہر فریق کا مناظر ہی بولے گا موضوع سے انحراف یا شرائط کی مخالفت کی صورت میں صدر مناظر بولنے کا مجاز ہوگا صبر کر لیں آپ صبر کر لیں اب احناف کے صدر مناظر نے کہا بحث نہ کریں آپ اپنے مناظر کو اٹھائیں اہل حدیث اس بیچ شور مچانے لگے فریق مخالف کا صدر مناظر چپ ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے، اور ٹائم ضائع پہ ضائع کیے جا رہے تھے احناف کے صدر مناظر نے کہا آپ تفسیر کبیر کا الزام لگا رہے ہو جبکہ تفسیر کبیر کا تو حوالہ انہوں نے پیش نہیں کیا آپ خواہ مخواہ کھڑے ہو کر تفسیر کبیر کے حوالے کا مطالبہ کر رہے ہو جبکہ انہوں نے یہ کتاب کا حوالہ دیا ہی نہیں فریق مخالف صدر مناظر ابھی تک چپ نہ ہوئے، آخر کار انہوں نے اپنی وہی بات دوبارہ دہرائی اور اس کے بعد میں چپ ہوئے۔

حافظ عمر صدیق صاحب: الحمد لله رب العلمین، والصلاة والسلام

على من لا نبي بعده، اعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم،
﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ أَنْآئِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ
وَاطَّرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَى﴾

اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد نبیوں کے امام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات اقدس پر بے شمار درود و سلام۔ ہم نے اپنے دعووں میں لکھا ہے کہ مقتدی پر فاتحہ پڑھنا

واجب ہے اور جو مخالف نے دعویٰ نصب کیا ہے بتوفیق اللہ تعالیٰ یہ نصب کا دعویٰ پورے 10 منٹ میں ثابت نہیں کر سکتے میں نے جو آیت کریمہ پڑھی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی کو حمد کے ساتھ تسبیح کرنے کا حکم دیا ہے مفسرین نے اس آیت کی جو تفسیر کی ہے متقدمین متاخرین نے وہ میرے دعویٰ کے لیے اساس کی حیثیت رکھتی ہے یہ میرے ہاتھ میں تفسیر طبری ہے یہاں سج کا معنی صلاۃ نماز پڑھا اور آگے پنجگانہ نماز کے اوقات لکھے ہیں یہی بات تفسیر کبیر، تفسیر قرطبی، تفسیر درمنثور، تفسیر کشاف، تفسیر زاد المسیر، انوار البیان، تفسیر جلالین، معروف القرآن، میں لکھی ہے۔ حضرات اللہ نے پانچ نمازوں میں حمد کے ساتھ نماز پڑھنے کا نبی کو مکلف کیا ہے اب وہ کون سی حمد؟ اٹھائیے صحیح مسلم یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث 878 جب بندہ نماز میں کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو اللہ کہتا ہے: حمدنی عبدی یہ سورۃ الحمد ہے قرآن کی آیت جمہور مفسرین کی تفصیل اور اس حدیث کے ساتھ میں نے یہ ثابت کیا ہے کہ پانچ نمازوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا اللہ کا یہ نبی کو حکم ہے جمہور مفسرین نے سج کو صلاہ بیان کیا ہے اور یہ کہنے والا میرا خالق اور مالک اور بیان کرنے والے میرے امام اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے۔ حضرات آگے چلیے ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ انہوں نے یہ آیت کریمہ پڑھی اب ایسے انہوں نے اس کی تفسیر جو پیش کی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور کہتا ہے اس کی سند صحیح ہے یہ اسم علی بن ابی طلحہ پہلی سند ان کا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ملنا ثابت کرے پہلا سوال منقطع روایت کو صحیح کہتے ہیں اور بن لہیعہ مدلس ہے اور مدلس کا معنعن ضعیف ہے اور جناب یہ عبداللہ بن ہبیرہ اس کی ملاقات عبداللہ ابن عباس سے ثابت نہیں اور امام بیہقی فرماتے ہیں: اس سند میں ضعف ہے۔ یہ میرے ہاتھ میں علم الفقہ کس کی کتاب تصدیق کرنے والے کون ہیں ان کے بڑے مفتی یہ

معارف القرآن والے مفتی شفیع صاحب بڑے مفتی وہ اس کتاب کی تصدیق کرتے ہیں اور لکھنے والے عبدالشکور فاروقی کہتے ہیں کہ اس مسئلے میں علماء امت مختلف ہیں، صحابہ سے لے کر اس وقت تک اس مسئلے کا کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوتا یہ آپ کے گھر کی گواہی ہے اگر میں بات کروں تو آپ انکار کر سکتے ہیں مگر یہ آپ کے بزرگوں کی بات ہے یہ میرے ہاتھ میں حکیم الامت جس کی بہشتی زیور پڑھتے ہیں ملفوظات حکیم الامت میں کہتے ہیں اس آیت کا تعلق قرأت کی صراحت کے ساتھ نہیں ہے آگے چلتے ہیں اگر اس آیت کی تفصیل یہ ہوتی اللہ کی قسم ہے عبداللہ ابن عباس کبھی بھی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے پتہ یہ چلا کہ اس آیت کا شان نزول بیان کرنے والے بقول آپ کے وہ تب بھی امام پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتا تھا آپ کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتا ہے حضرات آپ کے نزدیک تو اگر صحابی مروی کے خلاف جان بوجھ کر عمل کرے آیت کے خلاف اس کی عدالت ساقط ہو جائیگی نعوذ باللہ آج یہاں یہ مسئلہ ثابت کرنے آئے ہیں یہ صحابی کی عدالت ثابت کرنے آئیے ہیں حضرات عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ خود امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتے تھے حضرات غور کریں کعب قرظی کی روایت خود پیش کی اور کہتے ہیں کہ یہ مرسل ہے پہلی منقطع دوسری مرسل اور یہ کبھی دلیل بن سکتی نہیں نسخ کو صحیح بیان کریں نسخ کی شرائط بیان کریں، اللہ نے منسوخ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے کہتے ہیں کہ آجماع ہے۔ لاؤ ترمذی جامع ترمذی کے اندر امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے آپ کہتے ہیں کہ آجماع ہے آپ کی بات بھی مان لیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں اب لگاؤ فتویٰ امام احمد رحمہ اللہ پر کہ یہ آجماع کے مخالف ہے لگاؤ فتویٰ امام ترمذی رحمہ اللہ پر کیوں دھوکہ دیتے ہو حضرات ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ قرآن کا سیاق و سباق معنی کی آجائز نہیں دیتا پہلی آیت بھی پڑھیں بعد

والی آیت بھی پڑھیں دوسری بات اگر اس آیت کا تعلق امام کے پیچھے کلام نہ کرنے سے فاتحہ نہ پڑھنا ہے۔ تو حضرات ذرا سنیں ہم مان لیتے ہیں بطوتذبذب آپ کی بات تسلیم کر لیتے ہیں پر یہ آیت مکی ہے مدینہ میں صحابہ نبی کے پیچھے کلام کرتے تھے، حضرات سنیہ رشید احمد گنگوہی دیوبندی تالیفات رشیدیہ میں لکھتے ہیں ارشاد خداوندی میں جو حدیث قدسی میں واقع ہے قسمت الصلوٰۃ بینی و بین عبدی نصفین۔ پس جب اس کو اس قدر خصوصیت بالصلوٰۃ ہے تو اگر سکنت میں اس کو پڑھ لو تو رخصت ہے۔ آپ دعویٰ منسوخ کا کرتے ہیں آپ کے بزرگ کہتے ہیں رخصت ہے، اور وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ آپ کے مذہب کے مطابق یہ آیت ساکت ہے اس موقف پہ پیش نہیں ہو سکتی نور الانوار یہ احسن الفتاویٰ اور کہتے ہیں امام محمد کے قول میں سری نمازوں کی قید صراحۃً مذکور ہے۔ اور اس میں کسی کو دغا نہیں، بلکہ ہم جہری نمازوں میں امام کی قرات سے پہلے یا پیچھے مقتدی کو قرات فاتحہ کی اجازت دیتے ہیں بتاؤ متعہ منسوخ ہے فتویٰ دیتے ہو جائز کا شراب کا پینا منسوخ ہے فتویٰ دیتے ہو جائز کا دعویٰ نسخ قیامت کی صبح تک ثابت نہیں کر سکتے۔

مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب میرے دوست نے آپ کے سامنے اپنے دعوے پر یہ جو وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فِيْ نَفْسِكَ پڑھا اس میں صیغہ واحد ہے اور یہاں بات چل رہی ہے مقتدی کی اور مقتدی اقتدا کے اندر جو ہوتے ہیں وہ ایک نہیں ہوتے بلکہ کئی ہوتے ہیں یہاں وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ نبی کو مخاطب کیا یہاں اللہ تعالیٰ نے مقتدیوں کو مخاطب ہی نہیں کیا اور اس کے اندر منقول تفسیر کائنات کے کسی کتاب میں سند صحیح موجود نہیں ہے کہ یہ اسی لیے نازل ہوئی کہ مقتدی پر قرات واجب ہے واجب کے لفظ دکھائے اور میں نے سیدنا محمد بن کعب قرظی کی روایت پیش کی سند بھی میں نے کہا کہ اس کی صحیح ہے تفسیر قرطبی کے حوالے سے تفسیر ابن ابی حاتم

کے حوالے سے اس کے کسی راوی پر جرح نہیں کی ہے اسی طرح میں نے پہلی سند پڑھی تھی کون سی ابن عباس کی روایت بن لہیعہ والی انہوں نے کہا کہ پہلے سند پڑھی ہے جس میں علی بن ابی طلحہ ہے حالانکہ یہ بات ہی غلط ہے میں نے علی بن ابی طلحہ والی روایت بعد میں پڑھی ہے رہی بن لہیعہ کی بات صحیح مسلم کا راوی ہے مختلف فیہ راوی ہیں میں نے پہلے کہہ دیا ہے اور یہ درجہ حسن کا راوی ہے ائمہ کے کہنے کے مطابق رہی بات یہ کہ یہ انہوں نے قرآن کی آیت پڑھی یعنی اس کی تفسیر فَهَذِهِ فِي الْمَكْتُوبَةِ کے لفظ میں میں نے بتایا کہ صاف لفظوں میں ہے کہ فرض نمازوں کے بارے میں نازل ہوئی، انہوں نے جو۔ وَذُكِّرَ بِكَ فِي نَفْسِكَ پڑھا کسی ایک صحابی سے سنداً صحیح کوئی روایت پیش کی کہ نماز کے متعلق نازل ہوئی مقتدی پر فاتحہ واجب کرتی ہے؟ کسی نے بھی کوئی بیان نہیں کیا اسی طرح انہوں نے یہ صحیح مسلم کی روایت پیش کی اس میں بھی مقتدی کی بات نہیں ہے موضوع کیا ہے مقتدی پر قرات واجب ہے امام احمد بن حنبل کی بات کرتے ہیں امام احمد بن حنبل کی بات ہے یہ انہوں نے ترمذی کے حوالے سے پیش کی دھوکہ کیا حالانکہ مسائل احمد موجود ہے یہاں امام احمد بن حنبل کے نزدیک سری نمازوں میں امام کے پیچھے قرات ہے جہری میں نہیں ہے۔

سمعت أحمد سئل عن القراءة خلف الإمام؟ قال: اقرأ فيما لا يجهر۔ (مسائل الإمام أحمد رواية أبي داود صفحة 48 مكتبة ابن تيمية)

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے امام کے پیچھے قرات کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم سری نمازوں میں قرات کرو۔

امام احمد بن حنبل نے یہ اجماع امت کا جو قول بیان کیا ہے مسائل احمد برویاویت ابی داؤد صفحہ 48 پر کیا ہے ادھر امام ابو داؤد ہے ادھر امام احمد بن حنبل ہے سند کا یہ حال ہے اس کے اوپر

کیا جرح کریں گے بالآجماع کہا کہ نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے اسی طرح اس کے علاوہ یہ جو انہوں نے صحیح مسلم کی روایت پیش کر کے سج کی بات کی تو سج بھی امر کا صیغہ ہے صرف کیا ہے تسبیح کا ہے اچھا تسبیح کہاں ہے میرے محبوب کو مخاطب ہے محبوب نماز پڑھ اور بات چل رہی ہے کہ مقتدی پر قرأت واجب ہے یا نہیں ہے یہ دیکھیں یہ میرے ہاتھ میں تحفہ حنفیہ ہے داؤد ارشد صاحب کہتے ہیں فقہاء احناف کا نماز کے ارکان میں سے بعض کو فرض، بعض واجب بعض کو سنت اور بعض کو مستحب قرار دینا بدترین بدعت ہے اور آپ نے تو یہ واجب لکھا تھا؟ نبی سے پیش کرتے اللہ تعالیٰ سے پیش کرتے قرآن حدیث کا نام لیتے ہو اور آگے بھی بیان کرتے ہیں اگر جھنکوی میں ہمت ہے تو قرآن و سنت اقوال صحابہ سے یہ ثابت کرے کہ میں بعض ارکان فرض واجب سنت اور مستحب ہیں ورنہ تسلیم کریں کہ ہمارے پاس ہمارے مذہب میں کتاب و سنت نہیں آپ بھی تسلیم کریں کہ واجب کا دعویٰ تو کر لیا تھا آپ نے قرآن کی آیت پڑھتے وجوب کے لفظ ہوتے نبی کی حدیث پڑھتے وجوب کے لفظ ہوتے تو میں ابھی آپ کے ہاتھ میں بیعت کرتا لیکن ایسا ہو نہیں سکتا یہ خیر الکلام ہے میرے ہاتھ میں گوندلوی صاحب کی وہ لکھتے ہیں صفحہ نمبر 33 ہے وہ فرماتے ہیں گوندلوی صاحب کون ہے ان کے مایہ ناز بڑے اکابر میں ہیں وہ کہتے ہیں ہمارا تو یہ مسئلہ ہے فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ فری میں اختلافی ہونے کی بنا پر اتحادی ہے بس جو شخص حد الامکان تحقیق کرے اور یہ سمجھے کہ فاتحہ فرض نہیں خواہ نماز جہری ہو یا سری اب تحقیق کرے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی مولانا عمر صدیق صاحب میرے چھوٹے بھائی توجہ کرنا تو یہ آپ کے مولانا خیر الکلام والے مولانا گوندلوی صاحب نے کہا اسی طرح توضیح الکلام میں مولانا ارشاد الحق اثری صاحب فرماتے ہیں کہ قدیم زمانے سے لے کر دور قریب تک کسی ایک بھی عالم نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ جو امام بخاری کے زمانے سے لے کر

دور قریب کے محققین علماء اہل حدیث تک کسی کی تصنیف میں یہ دعویٰ نہیں کیا گیا کہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز باطل ہے وہ بے نماز ہے اب بتائیں کہ آپ اہل حدیث ہیں یا وہ ہیں؟ وہ سچے ہیں یا آپ سچے ہیں۔

حافظ عمر صدیق صاحب: چھوٹا ضرور ہے لیکن اللہ کی توفیق سے بڑے بڑے لرزتے ہیں نے جو جرح پیش کی ہے قیامت کی صبح تک کوئی مایکالال عمر صدیق کی جرح کو نہیں اٹھا سکتا سنتے جائیں کہتے ہیں توضیح الکلام والے آپ کے بزرگ وہ کیا لکھتے ہیں آپ کیا کہتے ہیں میں کہتا ہوں عبارت کو اگر ٹھیک سے پڑھتے بات واضح ہو جاتی بس جو شخص حتی الامکان تحقیق کرے یہ محقق کے لیے ہے مقلد کے لیے نہیں ہے دوسری بات آپ کے بزرگوں نے لکھا کہ صاحب خیر الکلام کا موقف فاتحہ پڑھنا واجب ہے آپ کے بزرگوں کا موقف یہ کون مولانا فقیر اللہ اپنی کتاب خاتمة الکلام میں کہتے ہیں یہ توضیح الکلام لکھنے والے ارشاد الحق عصری صاحب کہتے ہیں اس کے بغیر نماز ہوتی نہیں اور اؤبات تحفہ حنفیہ کی کرتے ہو سنت کا انکار کرنے کے لیے فرض دکھاؤ واجب دکھاؤ عمر صدیق نے آپنا مسلک لکھا ہے اور آپنا یہ مسلک اللہ کے نبی سے صحابہ سے سلف صالحین سے دکھائے گا انشاء اللہ اوئے ہم سنت کے لیے ان چیزوں کی پابندی لگاتے نہیں واجب فرض کی آڑ میں کبھی سنت کا انکار ہم نے کیا نہیں سنیے کہتے ہیں دکھاؤ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ باب وجوب القراءة للامام والمأموم فی الصلوات کلھا فی الحضر والسفر وما یجہر فیہا وما یمخف۔ اور ایئے یہ حدیث عبادہ بن صامت کی۔

عن عبادۃ بن الصامت، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "لا صلاة لمن لم یقرا بفاتحة الكتاب" (صحیح البخاری 756)

ترجمہ: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

سب سے پہلے دیکھیے اس حدیث سے محدثین کا فہم کتاب ترتیب سے بحمد اللہ عمر صدیق جب پڑھے گا یہ کتاب پوری پڑھے گا انشاء اللہ سنتے جاؤ امام بخاری بھی امام ترمذی بھی امام ابن ماجہ بھی امام ابن خزیمہ بھی امام ابن حبان بھی امام بیہقی بھی امام نووی رحمہ اللہ محدثین نے اس حدیث سے مراد مقتدی کو لیا ہے اور صرف محدثین نے نہیں لیا بلکہ یہ مصنف ابن ابی شیبہ محدثین کا بھی فہم ہے حدیث کے راوی عبادہ بن صامت امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتے تھے حضرات سنتے جائیں آپ کے مولانا سرفراز خان صفدر کہتے ہیں بات یہی ہے کہ عبادہ بن صامت امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتے تھے حضرات سنیں کہتے ہیں نبی کے لیے نہیں بیان امت کے لیے ہے کتاب نبی کے لیے ہے کہتا ہے کہ مقتدی کا لفظ نہیں ہے اللہ کی قسم حدیث میں پڑھوں گا اور مقتدی ثابت کروں گا۔

مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب مولانا نے ارشاد الحق اثری صاحب سے عبارت پڑھی میں کہتا ہوں کہ یہ الفاظ ہم نے لکھے ہیں یا اس نے لکھے ہیں اور ان کے نزدیک فرض ہے آپ کے نزدیک واجب ہے پہلے فیصلہ کریں مسلک ہی نہیں مل رہا ایک بات اسی طرح گوندلوی صاحب نے یہ بات لکھی ہاں اور توجہ فرمائیں مولانا میں نے قرآن کی تو تفسیری روایت پیش کی اس کے اندر فاتحہ اور دوسری سورت کے لفظ موجود تھے آپ نے ایسی کوئی آیت نہیں پڑھی جس کی تفسیری روایت بھی ہو سند صحیح کے ساتھ ہو کہ مقتدی پر فاتحہ پڑھنی واجب ہے میں کہتا ہوں میں تو آپنا ٹائم دینے کے لیے بھی تیار ہوں قرآن کی ایک آیت پر تفسیری روایت صحابی سے نبی پاک علیہ السلام سے ایک سندن صحیح پیش کر دی میں آپ

کے ہاتھ پہ بیعت کر لوں گا مذہب ہی اختیار کر لوں گا، ایسی بات قیامت تک نہیں ہو سکتی ادھر ادھر کی باتوں سے کام بنے گا نہیں سنیں آپ نے علی ابن ابی طلحہ کی بات کی علی ابن ابی طلحہ کے بارے میں ائمہ نے صاف لکھا کہ علی بن ابی طلحہ درحقیقت انہوں نے جو یہ روایت تفسیر سنی ہے وہ مجاہد سے اور دیگر ائمہ سے سنی ہے یہ امام دوہیم ہے امام ذہبی ہیں امام ابن حجر عسقلانی ہے محدث عینی ہے یہ سب فرماتے ہیں کہ تفسیر ابن عباس علی بن ابی طلحہ نے مجاہد کے واسطے سے سنی ہے یہ اب کھول کر دیکھ لیں الجرح والتعديل صفحہ 188 پر المراسیل ابن ابی حاتم صفحہ 104 جامع التحصیل صفحہ 40 پر اور دیگر کتب کے اندر موجود ہے انہوں نے کہا یہ احتضال ہے اور امام بخاری علیہ الرحمہ نے علی ابن ابی طلحہ عن ابن عباس سے جو روایت کرتے ہیں اس سے امام بخاری علیہ الرحمہ چھ لاکھ حدیثوں کا حافظ ہے اس سے احتجاج کر رہا ہے یہ آپ بتائیں کہ آپ واجب کہتے ہیں یہ فرض کہتا ہے اس کا تو فیصلہ کر لیں یہ آپ کا ارشاد الحق اثری فقیہ وقت ہے مولانا مولانا صاحب میرے چھوٹے بھائی عمر صدیق بھائی توجہ ہے یہ اس کا فیصلہ کریں آپ میری طرف دیکھیں یہ ارشاد الحق اثری کی کتاب بھی ہے وہ فرض کہہ رہا ہے آپ واجب کہہ رہے ہیں ان دونوں میں سے آپ ٹھیک ہیں یا وہ ٹھیک ہیں؟ کیا بات ہے اور اسی طرح یہ آپ کے داؤد اسد کے یہ فرض واجب کہنا یہ تو بدعت ہے آپ بدعت کا ارتکاب کرتے ہیں مولانا قرآن کی ایک آیت پڑھیں نبی کی حدیث پڑھیں جس میں مقتدی پر فاتحہ پڑھنی واجب ہو تا کہ آپ کے دعوے پر دلیل ہو ابھی تک جو آپ نے پڑھا وہ آپ کے دعوے کی دلیل نہیں ہے رہی بات یہ کہ امام احمد بن حنبل کی بات کی آپ نے امام احمد بن حنبل اسی "لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب" کا معنی کرتے ہیں کہ یہ اکیلے آدمی کیلئے ہے حدیث کے راوی سفیان بن عیینہ ابو داؤد میں حدیث 822 میں فرماتے ہیں "لمن يصلي وحده" (اس شخص

کے لیے ہے جو تنہا نماز پڑھے) سیدنا جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں اور سفیان بن عیینہ کہتے ہیں اکیلے آدمی کے لیے احمد بن حنبل کہتے ہیں اکیلے آدمی کے لیے ہے اور یہ امام نسفی فرماتے ہیں کہ جمہور صحابہ جو کہتے ہیں یہ ایک قرآن کی آیت جس میں حکم ہے کہ کان لگا کر سنو یہ جمہور صحابہ کے نزدیک مقتدی کے لیے آیا ہے کہ مقتدی اس کا سماع کرے۔

تفسیر نسفی:

معناه إذا تلا عليكم الرسول القرآن عند نزوله فاستمعوا له وجمهور الصحابة - رضي الله عنهم - على أنه في استماع المؤتم. (تفسير النسفي 1/228 دار الكلم الطيب)

امام احمد بن حنبل اس پر اجماع نقل کرتے ہیں میں نے حدیث کا بھی آپ کے سامنے حوالہ دیا کہ امام ابن جلیل تبلیغ ہے نبی پاک کی حدیث سیدنا ابو موسیٰ اشعری سیدنا ابو ہریرہ کی روایت کو پیش کیا یہ حدیث صحیح ہے قرآن کی آیت کے مطابق ہے اور پھر بات کو میں نے قرآن و سنت کو ملا کے بات کلیئر کی ہم نے یہی دعویٰ کیا تھا پہلے پڑھنا شروع تھا بعد میں نہیں آپ نے ابھی مصنف ابن ابی شیبہ کو اٹھایا اسی صفحے کے آگے دیکھیں امام ابن ابی شیبہ نے باب باندھا ہے کہ امام کے پیچھے قرات کرنا مکروہ ہے جو آپ نے پڑھی وہ روایت منسوخ باب میں ہے محدثین کا عمومی قاعدہ ہے امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

وهذه عادة مسلم وغيره من أئمة الحديث يذكرون الأحاديث التي يرونها منسوخة، ثم يعقبونها بالناسخ. (شرح مسلم للنووي: كتاب الحيض «باب الوضوء مما مست: 2/179)

ترجمہ: امام مسلم اور ان کے علاوہ ائمہ حدیث پہلے وہ ان احادیث کو لاتے ہیں، جو منسوخ

ہوتی ہیں پھر ان کو لاتے ہیں جو نسخ ہوتی ہیں۔

اس اعتبار سے امام ابن ابی شیبہ نے بھی واضح کر دیا امام احمد بن حنبل نے بھی امام ترمذی نے بھی ترک کا باب باندھا امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا متروک منسوخ ہے امام مالک نے بھی ترک کا باب باندھا اور امام ابن ابی شیبہ نے بھی کراہت کا باب باندھا امام ابو داؤد نے بھی کراہت کا باب باندھا اور ہماری روایت پیش آپ کی پیش کردہ روایت پچھلے باب میں ہے۔ مولانا آج شراب کی روایت پیش کرنا کوئی سچا نہیں ہو جاتا آج نماز کے اندر باتیں کرنے والا کوئی سچا نہیں ہو جاتا اور سنیں یہ آیت وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ مدنی ہے۔

حافظ عمر صدیق صاحب: حضرت تصدیق کرتے ہیں علی بن ابی طلحہ نے عبد اللہ بن عباس کی تفسیر بواسطہ مجاہد سنی ہے اور یہ جو روایت کتاب التقرءت سے پیش کی ہے اس میں عباس ہے علی ابن ابی طلحہ ابن عباس اس میں مجاہد کا واسطہ موجود نہیں ہے حضرات ایک پرانا واقعہ اس سے بھی بتا دیتے ہیں کہتے ہیں ایک کتاب کے حوالے سے حدیث قرآن کی آیت کے مطابق ہو تو قبول میرے نبی کی ایک حدیث پیش کر دو اس کتاب کے معنی پر سونا تول کر عمر صدیق دینے کو تیار ہیں عمر صدیق کا دعویٰ ہے نبی کی کوئی صحیح حدیث اللہ کے کلام سے ٹکراتی نہیں ہے نہ بخاری کی نہ مسلم کی سورہ فاتحہ واجب کہتے ہو سچا کون ہے اللہ فرض کہتے ہیں نبی واجب کہتے ہیں بات دونوں کی ایک ہے کہتا ہے کہ قرآن کی آیت پیش نہیں کی ہے قرآن پڑھا ہے تفسیر پڑھی ہے حدیث پڑھی ہے۔

إِنَّ الْمُنْفِقِينَ يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالًا يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا، (سورة نساء آیت 142) تفسیر قرطبی ہے اس کی تفسیر

میں کیا کہتے ہیں۔ لایذکرون اللہ بقراءة کہ قرأت نہیں کرتے منافقوں کی علامت منافق قرأت نہیں کرتے اور پھر حدیث لے کر آئے لا صلاة لمن لم یقرأ بام القرآن سنتے جائیے کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا سفیان بن عیینہ کا قول لِمَنْ یُصَلِّ تَحْتَ اَکْرِ بَخَارِی کے الفاظ کے بارے میں دکھاؤ تو میں شکست لکھ دوں گا اور امام احمد رحمہ اللہ وہ کیا کہتے ہیں اس حدیث کے بارے میں میں کہتا ہوں وہ اس حدیث کے بارے میں کہہ کر بھی اہل حدیث کا موقف آپناتے ہیں اور کہتے ہیں اس کے باوجود ہذا قراءۃ خلف الامام کے پیچھے قرأت کو افتؤنمون ببعض الكتاب اور قرآن کہتا ہے فاقراءوا من القرآن ورا اللہ کے نبی نے مقتدیوں کو کہا اِقْرَءُوا ۲ موطا امام مالک حدیث کے راوی ابو ہریرہ ہیں قرآن کہتا ہے فَاقْرَءُوا نَبِیِّی کہتے ہیں اِقْرَءُوا آپ کے حنفی علماء کہتے ہیں یہ آیت مقتدی پر قرأت کو واجب کرتی ہے انشاء اللہ اللہ کی قسم ہے لوگ اہل حدیث ہوتے رہیں گے دیوبندی تہمتی رہے گی انشاء اللہ اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ سنتے جائیں یہ حدیث ابو ہریرہ مرفوع ہے۔

کل صلاة لا یقرأ فیہا بفاتحة الكتاب فہی خداج غیر تمام (مسند ابی عوانہ 1/357 حدیث 1327 دارالکتاب العلمیہ)

ہر وہ نماز جس میں فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے اللہ کے نبی سے پوچھا اے اللہ کے نبی اگر میں امام کے پیچھے ہوں بتانے والے رسول اللہ اور کیا بتائے اقرافی نفسک۔

صدر مناظر اہل سنت والجماعت : میں صدر مناظر مولانا مولانا نسیمی صاحب سے مخاطب ہوں شرائط دیکھیں آپ اس میں لکھا ہے کہ گفتگو اخلاق کے دائرے میں رہ کر ہوگی اور آپ کے مناظر نے دو حملے یہ فرمائے ہیں پہلا یہ کہ امام کے پیچھے قرأت منافق نہیں کرتے دوسرا یہ کہ غیر مقلدین بڑھتے جائیں گے اور دیوبندی گھٹتے جائیں گے ایسی بات

آپ کو نہیں کرنی چاہیے کہ مرزائی تمہارے کتنے بڑھے ہیں؟ ایسی گفتگو نہیں کرنی چاہیے یہ غیر مہذب گفتگو ہے تمہاری مہربانی ہے حوصلہ رکھو۔

صدر مناظر فریق مخالف: مولانا آپ نے جو اعتراض کیا ہے پہلا اعتراض آپ نے عمر صدیق صاحب کی طرف نہیں کیونکہ عمر صدیق صاحب نے جو قرآن کی آیت پڑھی ہے وہ سورہ نساء سے پڑھی ہے اور اس کی تفسیر تفسیر قرطبی سے پڑھی ہے اب آپ کا اعتراض حافظ عمر صدیق صاحب سے نہیں بلکہ امام قرطبی سے ہے۔ اور دوسری بات عمر صدیق صاحب نے اگر یہ بات کہی ہے تو یہ غلط ہے۔

نوٹ: تفسیر قرطبی میں امام قرطبی نے اس آیت کی تفسیر میں کہیں بھی یہ نہیں کہا ہے کہ امام کے پیچھے قرات نہ کرنے والے منافق ہیں۔

مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب تو دوستوں میرے چھوٹے بھائی سمجھیں میں تو بھائی سمجھتا ہوں مولانا عمر صدیق صاحب نے یہ صحیح ابی عوانہ سے حضرت ابو ہریرہ کی روایت پڑھی ہے تو سوال کرنے پر کہتے ہیں قال قلت فان كنت خلف الامام قال فاخذ بيدي وقال اقرا في نفسك يا فارسي لفظ کیا ہے یا فارسی اے فارسی سیدنا ابو ہریرہ فارسی ہے ہی نہیں یہ قبیلہ دوست کا یمنی عربی ہے یہ کلام سنیں سنیں توجہ فرمائیں یہ روایت یا فارسی کے جملہ ابو ہریرہ کو فارسی جو بنا رہے ہیں آپ فارسی آپ ثابت کر دیں میں شکست لکھ دوں گا ایک بات اور توجہ کرے فارسی کے لفظ ہاں مولانا جو بھی اٹھائیں گے بات کلیئر ہوگی توجہ کریں یہ فارسی کے لفظ سیدنا ابو ہریرہ کے ہیں نبی کے لفظ نہیں ابو ہریرہ نے اپنے شاگردوں کو جو دو شاگرد فارسی ان کو کہا ہے اقرا في نفسك يا فارسي آپ کہتے ابو ہریرہ کو تو کہتے ہیں اقرا في نفسك یا دوشی یا

عربی یا یمنی یہ لفظ بولتے یہ کلام جو امتی کا تھا نبی پر آپ نے فٹ کیا ہے اور نبی پر جھوٹ بولنا عند المحدثین کفر ہے امام جلال الدین سیوطی کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بات میں نے نہ کہی ہو نہ میں نے کوئی بات کی ہو وہ میری طرف منسوب کرنا کیا ہے فلیتنبوا مقعده من النار۔ امام جلال الدین سیوطی اور ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ محدثین کے نزدیک ارتکاب کبار پر کفر کا فتویٰ نہیں مگر ارتکاب کذب علی النبی پر ہے۔ مولانا یا فارسی کے لفظ نبی کے نہیں ابو ہریرہ کے ہیں امام بیہقی کتاب القراءة میں کہتے ہیں امام بخاری کہتے ہیں جز القراءة میں حضرت ابو ہریرہ کے قول ہے یہ یا فارسی آپ نے امتی کی بات کو نبی کی طرف نسبت کی کفر کیا ہے پہلے آپ تجدید ایمان کرے اس کا جواب دے یہ نبی پر آپ نے جھوٹ بولا ہے نبی پاک علیہ السلام سے یا فارسیوں کے لفظ ثابت کر دے میں تیرے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں آگے میں چلتا ہی نہیں ہوں اور سنیں آپ نے قرآن کی آیت نبی کی حدیثیں پڑھی واجب کے لفظ کسی کتاب کسی عبارت سے آپ نے پیش نہیں کیے اور مولانا زبیر علی زئی صاحب نے لکھا ہے کہ متقدمین کے مقابلے میں متاخرین کی بات کب قابل مسموع ہو سکتی ہے (نور العین صفحہ 137) میں نے امام محمد، امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام احمد بن حنبل سے میں نے نقل کیا کہ مقتدی پر قرات واجب نہیں آپ نے متاخرین کی بات کی جو قابل مسموع ہی نہیں ہے اور آپ نے قرآن کی آیت نبی کی حدیث سے واجب کا لفظ دکھایا ہی نہیں اور یہ لفظ یا فارسیوں کے نبی کی طرف آپ نے مولانا نسبت کی ہے کفر کیا ہے جھوٹ بولا ہے یہ لفظ نبی کے آپ ثابت کر دیں میں آپ کا مسلک قبول کر لوں گا اسی پر مناظرہ ختم بھی کر دیں گے آپ کے لیے کھلا چیلنج ہے ٹائم آپنا دینے کے لیے تیار ہوں۔ مولانا میں نے جو مطالبہ کیا ہے وہی آپ کو بتانا ہے یہ صاف کرے گے تو آگے بات چلے گی۔ میں نے آپ کو آپنا وقت دیا میں آپ کو آپنا وقت دے

رہا ہوں آپ ثابت کریں۔

حافظ عمر صدیق صاحب: حضرات سب سے پہلی بات بحمد اللہ تعالیٰ میں نے اپنے موقف پر قرآن مجید کی آیت پیش کی ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اَس کی تفسیر پیش کی جواب نہیں ایا فَاَقْرَءْ وَاَمَّا تَتَسَوَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ پیش کی ہے جواب نہیں ایا ساتھ اللہ کے نبی کا حکم پیش کیا اَقْرَءْ وَا جواب نہیں ایا حدیث عبادہ بن صامت پیش کی ہے محدثین کا فہم صحابی کا فہم ان کے گھر کے گواہی جواب نہیں ایا امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر پیش کی ہے جواب نہیں ایا انہوں نے جو اعتراض کیا ہے کہ آپ نے مسند ابی عوانہ کی روایت پیش کی ہے یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہے یہ روایت شاید آپ کی نظر سے پہلے مرتبہ گزری ہو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت چار طریقوں سے آئی ہے مرفوع، موقوف، حکما اور قدسیہ یہ چار طریقوں سے اور پانچواں طریق محدثین کا فہم۔ اب یہ جو مرفوع ہے یہ میرے ہاتھ میں الاوسط ہے یہ آپ اپنے سامنے رکھ لیں میں یہاں سے یہ عبارت پڑھتا ہوں آپ کے یہاں علماء بیٹھے ہیں آپ ان سے پوچھ لیں کہ یہ جو عبارت پڑھ رہا ہے یہ مرفوع نہیں ہے الفاظ پڑھ لے اس کی تحقیق کر لے کنت کا فاعل کون ہے یہ کتاب آپ رکھ لے اب میری بات آپ پوری طرح سنیں مرفوع، موقوف، حکم، قدسیہ یہ چار طرح سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت موجود ہے اس میں الفاظ پر غور کیجئے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل صلاة لا یقرأ فیہا بفاتحة الكتاب فہی خداج غیر تمام قال اب یہ قال کا فاعل کون ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قلت فان کنت خلف الامام قال فاخذ بیدي وقال اقرافي نفسك یا فارسی۔

اب انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کا فارسی ہونا ثابت کرے سنن ابو

داؤد میں عورت نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فارسی میں مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فارسی میں جواب دیا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت الاوسط میں صحیح ابن خزمہ میں مسند ابی عوانہ میں مرفوع موجود ہے آگے چلے اب ذرا غور کیجئے یہ روایت صحیح مسلم میں مؤطامام لک میں اور اب یہی حدیث مسند حمیدی میں قدسیا موجود ہے۔

مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب مولانا نے کہا کہ سیدنا ابو ہریرہ سے کسی نے

سوال کیا تو انہوں نے فارسی میں جواب دیا فارسی میں جواب دینے سے بندہ فارسی ہو جاتا ہے کیوں بھی سبحان اللہ فارسی میں جواب دینے سے بندہ کیا فارسی ہو جاتا ہے نہیں رہا اس کا حدیث کے متن کا اسی صفحے پر یہ صفحہ 357 ہے اور حدیث نمبر 1327 مولانا نے پڑھی ہے اگلی حدیث نمبر 1328 میں صاف لفظ ہیں۔ کل صلاة لا یقرافی فیہا بفتح الف کتاب فہی خداج فہی خداج قال عبد الرحمن فقلت لابی ہریرۃ فانی اسمع قراءة الامام۔ یہاں صاف لفظ ہیں کہ سوال کرنے والے کون ہیں ان کے شاگرد ہیں تو وہ سوال کر رہے ہیں اند المحدثین نے یہ واضح کی ہے بات کہ امام بخاری صفحہ 201 جلد اول صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کہ مفسر روایت مبہم پر قاضی ہوتی ہے تو یہاں بالکل وضاحت سے عبد الرحمن کا تابعی کا ذکر کیا

ہے یہ کلام کس کا تھا سوال کرنا ابو ہریرہ سے صحیح مسلم میں بھی یہی موجود ہے میں نے 40 سند دیکھی ہے اقرا فی نفسک یا فارسی لفظ امام ابو یعلیٰ نے اسی طرح امام ابن حبان نے ابو بکر محمد بن اسحاق ابن خزمہ اسے روایت کیے یہی سند سے اس نے یا فارسیوں کے لفظ حذف کیے اسی سے انہوں نے چکر چلایا کہ نبی نے فرمایا ہے اقرا فی نفسک یا فارسی جبکہ سوال تابعی کا ہے جواب ابو ہریرہ کا ہے امام بخاری کہتے ہیں اقرا فی نفسک یا فارسی ابو ہریرہ کا ہے

امام بھتی کہتے ہیں یہ کلام ابو ہریرہ کا ہے امام بخاری 6 لاکھ حدیثوں کے حافظ ہیں اور 40 سندوں میں ہم نے دیکھا کہ یہ کلام کس کا ہے تابعی کا ہے نبی کا نہیں یہاں صاف لفظ اقرا فی نفسک یا فارسی یا دوسی قبیلہ عرب کا یہ صراحتاً آپ دکھا دیں اور اہل علم بیٹھے ہیں یہ دیکھ لیں کہ اس سے کیا نبی کا کلام ثابت ہوتا ہے بالکل نہیں یہ کذب علی النبی کا ارتکاب نبی پر جھوٹ بولنا محدثین کے نزدیک کفر ہے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے میرے نبی پر آپ جھوٹ بولے میں معاف کر دوں میرے چھوٹے بھائی توجہ ہے۔ یہ میرا مطالبہ اب بھی میں پھر آپ کو ٹائم چھوڑتا ہوں اہل علم بیٹھے ہیں متون ساری کتابوں کے ان کے سامنے کر دیں اگر ابو ہریرہ کا قول نہ ہو نبی کا قول ثابت ہو جائے تو میں ابھی آپ کے ہاتھ میں بیت کروں گا لیکن ایسا ہو سکتا نہیں یہ اندازہ لگائیں اتنی زیادتی سے کہ آپ امتی کے قول کو نبی کی طرف منسوب کر کے گاڑی چلانا چاہتے ہیں میں کیسے اس کو برداشت کر لوں کہ میرے نبی پر جھوٹ بولا جا رہا ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت موجود اور سیدنا ابو موسیٰ الأشعری سے روایت موجود ہے فرماتے ہیں۔

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (إذا قرأ الإمام فأنصتوا وإذا قال: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فقولوا آمين)۔ (مسند ابی عوانہ 1/360 حدیث 1341 دارالکتاب العلمیہ)

محبوب نے فرمایا جب امام قرات کرے مقتدیوں تم نے چپ رہنا ہے چپ رہنا کس پہ ہے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فاتحہ والی کی قرات پر چپ رہنا ہے امام نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ جب آپ کے ذمے صرف آمین کہنا ہے یہ صحیح ابی عوانہ کے اندر سند صحیح کے ساتھ حدیث موجود ہے۔ یہ صحیح مسلم کے اندر بھی موجود ہے یہ دیگر کتب

حدیث کے اندر بھی موجود ہے یہ نبی پاک کی حدیث جس میں آپ نے فرمایا امام کے پیچھے کیا کرنا ہے آپ نے خاموش رہنا ہے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ میں 114 سورتوں میں غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کا لفظ ہے فاتحہ کے لفظ ہے فاتحہ کے لفظ ہے آپ نے نبی پر جھوٹ بولا ہے اس کو کلیئر کرے ٹائم میں ابھی پھر آپ کو دیتا ہوں۔

حافظ عمر صدیق صاحب: مولانا ذہبی صاحب سنیں یہ حدیث جو میں نے پیش کی ہے 1327 میں نے کہا یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوعاً، موقوفاً، حکماً، قدسیاً چار طریقوں سے آتی ہے پانچواں طریقہ محدثین کا فہم اب آپ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے 40 سند دیکھی ہیں بھائی میں نے آپ کے سامنے یہ تین حوالے پیش کیے ہیں الاوسط کا مسند ابی عوانہ کا اور ابن خزیمہ کا میں نے جو روایت پیش کی ہے بات اس روایت کی نیچے والی جو روایت ہے وہ موقوفہ ہیں یہ تو ہم بھی مانتے ہیں آپ اوپر والی روایت پر تبصرہ کریں جو ہم نے پیش کی ہے آگے چلیے یہ میرے ہاتھ میں صحیح ابن خزیمہ پہلے سیدنا عبادہ بن صامت مختلف طرق سے پھر سیدنا ابو ہریرہ مختلف ترک سے اب یہ حدیث معاذ پڑھنے لگا ہوں۔

قال كان معاذ يصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء ثم يرجع فيصلي باصحابه (صحيح ابن خزيمة 1634 المکتب الاسلامي)

حضرت معاذ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے اور پھر جا کر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے جب ساتھیوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے نماز لمبی کی سورۃ البقرہ پڑھی اس میں سے ایک نے نماز توڑ دی اس پر سیدنا معاذ خفا ہوئے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی یہ صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جنہوں نے نماز توڑی اللہ کے نبی نے ان سے سوال کیا کیف تصنع یا ابن اخي اذا صليت؟ تو کیسے کرتا ہے اے بھتیجے جب بھی

نماز پڑھتا ہے مقتدی ہے مقتدی اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں تو کیسے کرتا ہے اے بھتیجے جب بھی نماز پڑھتا ہے انہوں نے جواب دیا قرأ بفاتحة الكتاب مقتدی کہتا ہے کہ میں سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں اللہ کے نبی نے کہا کہ وہ تو منسوخ ہو گئی ہے نعوذ باللہ منسوخ ہو گئی ہے نہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوکا نہیں نسخ ثابت نہیں ہو امام ابو حنیفہ سے نسخ کا دعویٰ ثابت کرو قرآن سے حدیث سے اجماع سے اجتہاد ابی حنیفہ سے کس سن میں منسوخ ہوئی مکہ میں مدینہ میں تاکہ میں کتابیں پیش کر کے ثابت کرو یہ نسخ کا دعویٰ غلط ہے اس حدیث کی تطبیق بھی امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب کتاب القراءة میں باب باندھتے ہیں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا باب اور یہ حدیث معاذ لے کے آئیے ہیں آگے چلیے یہ میرے ہاتھ میں شرح معانی الآثار امام طحاوی رحمہ اللہ نے باب قائم کیا باب القراءة خلف الامام حدیث لے کر آئے ہیں کس کی سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہ کی۔

کل صلاة لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج۔ (شرح معانی الآثار حدیث: 1283 عالم الکتب) اور جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز ناقص ہے۔ بات آپ کے امام کی۔

مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب سب ساتھیوں کے سامنے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ میں نے حضرت سے عرض کیا کہ یا فارسی کے لفظ جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں یہ حضرت ابو ہریرہ کا قول ہے نبی کا قول نہیں ہے انہوں نے نبی کی طرف نسبت کی اس کو صاف نہیں کیا جھوٹ بولا ہیں اور میں نے پھر دوبارہ بھی ان سے کہا تو انہوں نے صرف دیگر متون پڑھے جس میں ابہام ہے جہاں مفسر بات ہیں واضح ہے کہ شاگرد نے سوال کیا اقرافی نفسک یا فارسی ابو ہریرہ نے کہا یہ میرے ہاتھ میں امام بخاری کی جز القراءة ہے میں نے

دو دفعہ ٹائم بھی دیا ہے حضرت نے جواب نہیں دیا یہ دیکھیں میرے ہاتھ میں جزا القراءۃ ہے امام بخاری کی ہے امام بخاری فرماتے ہیں قال اقرأ فی نفسك یا فارسی (جزء القراءۃ خلف الامام: حدیث 12 المكتبة السلفية)۔ جن کے سامنے سارے متون ہیں۔ یہ امام بیہقی رحمۃ اللہ ہے انہوں نے بھی سیدنا ابو ہریرہ سے یہی روایت نقل کر کے صاف موقوفہ کیا اقرأھا فی نفسك (کتاب القراءۃ البیہقی: حدیث 67 دار الکتب العلمیۃ)

دونوں محدث نے اپنی کتاب میں یہ واضح کر دیا ہے کہ یہ قول ابو ہریرہ کا ہے سیدنا ابو ہریرہ فارسی نہیں ہے نہیں ہے اگر کوئی فارسی ثابت کر دے تو ہم ان کے ہاتھ میں بیت کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن دو دفعہ ٹائم دینے کے باوجود پر بھی حضرت نے میرا سوال کا جواب دیا نہیں اور نبی پاک پر جھوٹ اب تک بھی قائم ہے اور قیامت تک دے سکتے بھی نہیں میں نے کہا تھا کہ یہ ایسا بڑا گناہ ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنا کہ عند المحدثین یہ کفر ہے میں نے جہاں تک نسخ کی بات کی تھی تو ائمہ کے اجتہادی اعتبار سے ائمہ کے ابواب سے میں نے حوالے دیے کہ ائمہ نے یہ حدیثیں جو حضرت پڑھ رہے ہیں پچھلے باب میں نقل کی ہیں آگے والے باب انہوں نے ترک کا باب باندھا ہے اور انہوں نے اس کو واضح کر دیا کہ یہ روایات متروک منسوخ ہیں اور میں نے مطالبہ کیا تھا کہ قرآن کی آیت نبی کی حدیث سے ایک لفظ ہمیں ایک آیت دکھا دیں ایک حدیث دکھا دیں جس میں مقتدی پر قرأت فاتحہ واجب ہو ہم پھر بھی ماننے کے لیے تیار ہیں لیکن ایسا کر نہیں سکے یہ وجوب کا قرطبی سے بعد والوں سے حوالے پیش کرتا ہے جبکہ ان کا محدث جن کے بارے میں فرماتے تھے کہ یہ ہمارا محدث علی زئی صاحب اس نے کہا کہ متقدمین کے مقابلے میں متاخرین کی بات قابل قبول نہیں ہے یہ میرے ہاتھ میں نسائی صحاح ستہ کی کتاب ہے قرآن کی آیت کی تفسیر میں امام نسائی علیہ الرحمہ پانچ لاکھ

حدیثوں کے حافظ ہے صحاح ستہ میں اس کی معروف کتاب ہے بعض محدثین کے نزدیک یہ بخاری پر بھی اس کو ترجیح ہے اور یہ فرماتے ہیں کہ اس کے اندر میں نے ساری صحیح احادیث نقل کی اور باب کیا باندھا ہے کہ باب: تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ {وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ} اس قرآن کی آیت کی تفسیر نبی کی حدیث سے کروں گا۔

عن ابی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبر فكبروا وإذا قرأ فانصتوا وإذا قال: سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد". (سنن نسائی 922)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "امام تو بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، تو جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو، اور جب قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب «سمع الله لمن حمده» کہے تو تم «اللهم ربنا لك الحمد» کہو۔

سمع الله لمن حمده۔ سے پہلے امام فاتحہ بھی پڑھتا ہے دوسری سورت بھی پڑھتا ہے تو یہ نبی پاک نے فیصلہ کر دیا۔ یہ میرے ہاتھ میں ابن ماجہ ہے اور باب کیا باندھا ہے حضرت پڑھ رہے ہیں وہ پیچھے والے باب سے پڑھ رہے ہیں آگے والا باب ہے باب: إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا۔ ترک کا باب باندھا سند صحیح کے ساتھ یہی حدیث روایت کرتے ہیں حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ بخاری، مسلم حدثنا ابو خالد الاحمر بخاری، مسلم، عن ابن عجلان بخاری، مسلم عن زید بن اسلم بخاری، مسلم عن ابی صالح بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ جلیل القدر صحابی (ابن ماجہ 846) محبوب نے فرمایا جب امام کی قرأت کرے تو تمہیں خاموش رہنا ہے یہ فاتحہ کی وضاحت ہے۔

حافظ عمر صدیق صاحب: میں پوچھ رہا ہوں کہ جس کے مقلد ہے امام ابو حنیفہ

رحمہ اللہ کے ان سے کوئی حوالہ پیش نہیں کیا میں کہتا ہوں ایک طرف ہدایہ رکھے ایک طرف نسائی رکھے نسائی کے ابواب ہدایہ کے ساتھ میں ملائے بات کاٹتے جائے نسائی کو مانتے جائے ہم تو مانتے ہیں اس آیت کے پہلے مفسر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں آپ کو سونا تول کے دینے کے لیے تیار ہوں اللہ کے نبی سے دکھا دے آپ نے کہا اس آیت نے امام کے پیچھے فاتحہ منسوخ کر دی ہے صحابی سے دکھا دے تابع سے دکھا دے امام ابوحنیفہ سے دکھا دے اور آگے چلے کہتے ہیں کہ امام نسائی نے پہلے باب باندھا ہے یہ بعد میں باب باندھا ہے یہ اللہ کی قسم ہے یہ محدثین کا کوئی طریقہ نہیں میں تشریح پیش کرتا ہوں دیکھیے مثال دیتا ہوں امام نسائی نے باب باندھا رفع الدین کرنے کا پھر باب باندھا ترک ذالک ان کا ترک ذالک آپ نہیں سمجھتے پھر کتاب الصلاۃ میں عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت لے کے آئیے پتہ چلا یہ امام نسائی رحمہ اللہ کا طریقہ نہیں ہے اس بات پر ذرا غور کیجئے گا کہتے ہیں کہ اس میں ساری کی ساری روایتیں صحیح لائے ہیں یہ اسی صحیح نسائی سے پڑھ رہا ہوں عبادہ بن صامت کہتے ہیں۔

قال: صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعض الصلوات التي يجهر فيها بالقراءة فقال: "لا يقرآن احد منكم اذا جهرت بالقراءة الا بام القرآن". (سنن نسائي 921)

ترجمہ: کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ نمازیں پڑھائی جن میں قرأت بلند آواز سے کی جاتی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب میں با آواز بلند قرأت کروں تو تم میں سے کوئی بھی سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھے۔“

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو حکم دیا ہے اگر یہ بات ہے تو امام نسائی رحمہ اللہ نے عمامہ پہ مسح کا باب باندھا آپ قائل نہیں بچوں کو پیشاب کے چھینٹے مارے جائیں گے آپ

قائل نہیں جمع بین الصلوٰۃ ین کا باب باندھا آپ قائل نہیں اب آگے چلیے یہ کون ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فلما قضی صلاتہ اقبل علیہم بوجہہ فقال اتقرؤون فی صلاتکم خلف الامام والامام یقرا؟ فسکتوا قالہا ثلاث مرات فقال قائل او قائلون انا لنفعل قال فلا تفعلوا ولیقرا احدکم بفاتحة الكتاب فی نفسه۔ (صحیح ابن حبان 5/162 حدیث: 1852 مؤسسۃ الرسالۃ)

ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو ایک نماز پڑھائی۔ پس جب آپ نے نماز پوری کی تو ان کی طرف چہرہ مبارک کرتے ہوئے فرمایا: ”کیا تم اپنی نماز میں پڑتے ہو جبکہ امام پڑھ رہا ہوتا ہے؟“ تو وہ خاموش ہو گئے، آپ نے یہ بات تین دفعہ دہرائی، تو ایک یا کئی اشخاص نے کہا: ”پیشک ہم ایسا کرتے ہیں۔“ تو آپ نے فرمایا: ”پس ایسا نہ کرو، اور تم میں سے ہر شخص سورۃ فاتحہ اپنے دل میں پڑھے۔“

حضرات اگر منسوخ ہوتی تو اللہ کے نبی حکم نہ دیتے آگے دیکھیں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے یہ میری کتاب نہیں آپ کی کتاب ہے مولانا حسین احمد مدنی کہتے ہیں حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت ابو ہریرہ کے فتاویٰ کی وجہ سے اکثر صحابہ اور تابعین قرأت خلف الامام کے قائل ہے۔

مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب میں نے دلائل کے طور پہ احادیث پڑھی غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہ لفظ پیش کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا مقتدی جو امام کے پیچھے کھڑا ہے وہ خاموش رہے کس پر فاتحہ پڑھانا آپ نے ایک جھوٹ تو

نبی پر بولا دوسرا جھوٹ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر بولا اس کو آپ نے صاف نہیں کیا ابھی جو آپ نے یہ حدیث نسائی سے پڑھی ہے یہ پچھلے باب میں ہیں آگے ذرا کھول کر دیکھتے ہیں وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ لَكُمْ كَرَّاسٍ كَرَّاسٍ كَرَّاسٍ یہ صحیح مسلم ہیں امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ محدثین کا عمومی قاعدہ ہے پہلے وہ حدیث لاتے ہیں جو منسوخ ہوتی ہے اور بعد میں وہ لاتے ہیں جو نسخ ہوتی ہے۔ میں نے قرآن کی آیت نسخ پڑھی محدثین کے اصول کے مطابق آپ کس کی بات کرتے ہیں محدثین نے واضح کر دیا شرح صحیح مسلم امام نووی علیہ الرحمہ واضح کرتے ہیں اور آپ نے جو روایت پڑھی منسوخ مولانا توجہ فرمائیں یہ میں نے آپ کے سامنے جو دلائل پیش کیے اس کا صحیح طریقے سے جواب نہیں آیا آپ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت پڑھی آپ اس کی سند پڑھیں میں جرح کرتا ہوں آپ اس کا جواب دیں اس میں راوی مدلس ہے اور تدلیس کر رہا ہے یہ روایت تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے لہذا اس روایت کو مت پیش کریں آپ نے کہا ہے کہ آپ اپنے دلائل امام ابو حنیفہ سے پیش کریں ہم نے شروع میں دعوے میں لکھ دیا کہ ہمارے چار دلائل ہیں ہم نے قرآن پیش کیا تفسیر پیش کی نبی کی حدیث پیش کی اور اسی طرح اجماع پیش کیا امام ابو حنیفہ کا قول بھی ہم نے پیش کیا یا آپ کے سامنے یہ طحاوی ہے میرے ہاتھ میں امام طحاوی فرماتے ہیں۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ، فَقَالُوا لَا نَرَى أَنْ يَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَا بِغَيْرِهَا۔ اور آگے جا کر کہتے ہیں یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے امام ابو یوسف کا اور امام محمد کا ہے (شرح معانی الآثار 1/216 عالم الکتب) میں نے اپنے امام کا قول بھی امام طحاوی رحمہ اللہ کے حوالے سے پیش کیا اور جو روایت آپ نے پیش کی ہے نسائی کے حوالے سے یہ دیکھیں میرے ہاتھ میں البانی صاحب کی کتاب ہے نسائی کی وہ اس کو ضعیف لکھتے ہیں مولانا ایسی روایت میرے سامنے پڑھے جس کو

کسی بھی غیر مقلد نے ضعیف نہ کہا ہو ہمارے سامنے وہ حدیث پڑھ جس سے ہمارا منہ بند ہو اور صراحت ہو کہ مقتدی پر فاتحہ واجب ہے ایک روایت پڑھ دے میں کہتا ہوں میرا چیلنج ہے بخاری اور مسلم میں ایک حدیث دکھا دے اللہ کے رسول نے فرمایا ہو کہ مقتدی فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوتی اور مقتدی پر قرأت فاتحہ واجب ہے ابھی میں آپ کے مسلک پر دوبارہ آ جاؤں گا میں اٹھ سال آپ کے مسلک میں رہا۔ نبی اکرم ابو بکر صدیق عمر فاروق عثمان ذو النورین فرمایا ان کی قرأت کہاں سے شروع ہوتی تھی الحمد للہ سے محبوب نے کہا جب امام قرأت کرے فاتحہ ہو یا دوسری سورت چپ رہو چپ رہو ہم نے اللہ کی بات بھی مانی اللہ کے رسول کی بھی بات مانی اللہ کا قرآن بھی ہمارے ساتھ اور نبی کی سنت بھی ہمارے ساتھ اور جمہور صحابہ بھی ہمارے ساتھ اور جمہور فقہا محدثین بھی ہمارے ساتھ زبیر علی زئی مسئلہ فاتحہ خلف الامام میں لکھتے ہیں کیا لکھتے ہیں یہاں قرأت سے مراد سورہ فاتحہ کی قرأت ہے ٹھیک ہے جی توجہ ایک لفظ واجب دکھائیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اور نبی پر جھوٹ آپ نے صاف کیا نہیں ہے قیامت تک آپ کرتے رہیں گے ایسے لیکن آپ اس کو صاف کر سکتے ہیں نہیں الحمد للہ اہل سنت والجماعت کا بیٹا آپ کے سامنے کھڑا ہے اللہ کے قرآن سے بھی دلیل دی ہے نبی کی سنت سے بھی دلیل دی ہے اور بے شمار دلائل ہیں یہاں میرے پاس 312 دلیل ہے اور ٹائم ہو تو ہم پڑھتے چلے جائیں مولانا ابھی تک آپ نے جو پڑھا کہاں ہے واجب کے لفظ میں واجب کے لفظ پوچھنا چاہتا ہوں کہاں ہے متقدمین سے دکھانا متاخرین سے مت دکھانا آپ کے محدث نے کہا ہے متقدمین کے مقابلے میں متاخرین کی بات قابل مسموع ہی نہیں سننے کے قابل ہی نہیں ہے مت پیش کرنا میرے سامنے امام ابو حنیفہ 150 امام مالک 179 امام احمد حنبل 241 یہ متقدمین کہتے ہیں مقتدی پر قرأت واجب نہیں اور آپ بعد والوں کو پیش کرتے

ہیں جو قابل مسوع ہی نہیں۔

حافظ عمر صدیق صاحب: حضرات میں نے سنن نسائی سے عبادہ بن صامت کی صحیح حدیث پیش کی انہوں نے کہا کہ امام نسائی نے اس میں سب صحیح حدیث جمع کی صحیح بھی کہتے ہیں اور حدیث کیا ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کی اللہ کے نبی نے مقتدیوں کو حکم دیا امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو مقتدی کون ہے مقتدی صحابہ ہے اللہ کے نبی صحابہ کو حکم دے رہے ہیں اور آگے کہتے ہیں کہ امام طحاوی سے امام ابو حنیفہ کا قول بھی نقل کر دیتے ہیں میں کہتا ہوں کہ امام طحاوی سے امام ابو حنیفہ تک سند پیش کرے بلا سند روایت حجت نہیں آپ نے قرآن کی آیت پیش کی جو معنی آپ نے لیا صحابہ نے نہیں لیا نبی نے نہیں لیا امام ابو حنیفہ نے نہیں لیا فقہ حنفی کے بڑے اماموں نے نہیں لیا آپ اس آیت کا یہ معنی کیوں لیتے ہیں اور کہتا ہے کہ ہمارے چار دلائل ہیں چار دلائل مجتہد کے لیے ہے آپ کے لیے دلیل قول امام ہے احسن الفتاویٰ آپ کے امام لکھتے ہیں قرآن سے پیش نہیں ہو سکی حدیث سے پیش نہیں ہو سکی اجماع سے پیش نہیں ہو سکی اور آپ نے جو محدثین کا قاعدہ عمومی پیش کیا میں نے امام نسائی رحمہ اللہ کا طریقہ پیش کیا آپ نے اس پر بھی کوئی تبصرہ نہیں کیا اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ لایقرآن احد منکم اذا جہرت بالقراءة الا بالام القرآن۔ جب میں نماز میں قرات اونچی کروں تو تم میں سے کوئی شخص قرات نہ کرے سو آئے سورہ فاتحہ کے۔ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مدلس ہے اس مدلس کا تعین تو کرے مدلس کون ہے ہم سماع کی تصریح پیش کریں گے یا متابعت پیش کریں گے میں آپ کو وقت دیتا ہوں انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مدلس کا تعین کرے۔

مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب: سند پڑھیں آپ۔

حافظ عمر صدیق صاحب: حدثنا فرح بن رواحة، قال: حدثنا عبيد الله بن عمرو الرقي، عن أيوب، عن أبي قلابه۔

مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب: ایوب سختیانی مدلس ہے طبقات المدلسین حافظ ابن حجر صفحہ 19 میں الفتح المبین حافظ زبیر علی زئی کی صفحہ 21 میں معجم المدلسین صفحہ 91 میں صاف لکھا ہے یہ مدلس ہے۔

حافظ عمر صدیق صاحب: اب یہ جواب سنیں میرے ہاتھ میں کتاب القراء الیہتی ہے حدثنا حماد بن زید حدثنا ایوب حدثنا ابو قلابہ یہ کتاب القراء الیہتی ہے آپ نے اعتراض کیا میں نے جواب دیا۔

مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب: آپ نے جو سند پڑھی حدثنا حماد بن زید حدثنا ایوب حدثنا ابو قلابہ یہی ہے وہ سند ابو قلابہ کے اگے کیا ہے میں نے ابھی ایک ہی اعتراض کیا تھا دوسرا اعتراض ابھی تھا پہلے اعتراض کی بات ہے کہ میں نے کہا تھا کہ ایوب نے اس میں تدلیس کی ہے عن کا صیغہ استعمال کیا ہے آپ نے اس کا کیا دکھایا ہے جو آپ نے پہلے پڑھی تھی اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لفظ ارہے ہیں وہاں تو ہے عن اور یہاں کیا ہے آپ نے یہ جو سند پڑھی۔ حدثنا حماد بن زید حدثنا ایوب حدثنا ابو قلابہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا نام ہی نہیں لے رہی ہے مرسل روایت ہے یہ آپ کے محدث زبیر علی زئی اپنی کتاب مسئلہ قرات خلف الامام میں لکھتے ہیں اس کی سند ابو قلابہ کی وجہ سے مرسل ہے اور یہ صحابی نہیں ہے اس وجہ سے ضعیف ہے اور اگر محمد بن ابی عائشہ کے طریق سے پڑھو گے تو وہ بھی ضعیف ہے ارسال کی وجہ سے (مسئلہ قرات خلف الامام صفحہ 49)۔ آپ اپنے محدث کی بات مان لیں اور رہی اب دوسری بات امام ابو حاتم

رازی نے جوابات کی ہے وہ اتنی کی ہے کہ فلاں راوی تک فلاں راوی تک صحیح ہے نارہی بات یہ ہے کہ متصل مرفوع ثابت ہے بالکل نہیں ہے ہمارا اعتراض ابو بوقلابہ مدلس ہے امام ابن حجر عسقلانی نے طبقات المدلسین میں ذکر کیا ہے امام ذہبی نے اس کو مدلسین میں ذکر کیا ہے اور آپ کی یہ دلیل اس تدلیس کی وجہ سے دوراوی مدلس ہیں اور ائمہ نے کہا کہ سند کے اعتبار سے بھی یہ مضطرب ہیں اور متن کے اعتبار سے بھی یہ اضطراب کا شکار ہے الاضطراب یوجب الضعف۔ (تدیب الراوی: ج 1 ص 404 دار ابن الجوزی) تدریب الراوی میں لکھا ہے اصول حدیث بھی دیکھ لیں مولانا یہ مناظرے کا میدان ہے یہ بیان کا میدان نہیں ہے ٹھیک ہے ناجی اور دوبارہ دہراتا ہوں میں نے قرآن کی آیت پیش کی تفسیر پیش کی امام کے پیچھے فاتحہ کے نہ پڑھنے کی دلیل دی میں نے حدیث رسول پیش کی قرآن کی آیت کی تفسیر میں صراحتہ دلیل دی اور میں نے اسی طرح اجماع پیش کیا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے قول پیش کیا چاروں دلائل سے پیش کردیا دلائل میرے پاس 312 ہے مرفوعاً بھی موقوفاً وہ پیش نہیں کر سکتا میں پھر مطالبہ کروں گا آپ صراحتہ دکھائیں اللہ کے رسول نے فرمایا ہو مقتدی پرقرات واجب ہے واجب عربی کا لفظ پنجابی کا لفظ نہیں ہے اردو کا لفظ نہیں یہ پشتو کا لفظ نہیں ہے عربی کا لفظ ہے آپ دکھائے قرآن اور حدیث سے اور بخاری اور مسلم میں صراحتہ چیلنج ہے ایک روایت دکھا دے جس میں اللہ کے رسول نے فرمایا ہو مقتدی فاتحہ نہ پڑھیں تو اس کی نماز نہیں ہوگی اور اس پر قرات فاتحہ واجب ہے ایک روایت دکھا دو بخاری مسلم پڑھنے والوں میرا اعتراض تھا کہ آپ نے حضور پر جھوٹ بولا ابو ہریرہ پر جھوٹ بولا وہ آپ نے صاف نہیں کیا اہل علم موجود ہے لہذا میں پھر مطالبہ کرتا ہوں یہ روایت آپ کی آپ کے محدث کے نزدیک بھی ضعیف ہے اصول محدثین کے نزدیک بھی ضعیف ہے اور آگے سنیں۔

قال محمد لا قراءة خلف الامام فيما جهر فيه ولا فيما لم يجهر بذلك جاءت عامة الآثار وهو قول ابو حنيفة رحمه الله۔ (موطا امام محمد مترجم 166 فرید بک سٹال)

ترجمہ: امام محمد کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے قرات نہیں چاہے وہ نماز وہ جہری ہو یا غیر جہری ہو اس کی تائید میں عام آثار وارد ہیں اور یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا مسلک ہے۔ میں نے اپنے امام کا قول متصل دکھایا امام محمد بن حسن شیبانی امام ابو حنیفہ کے ڈائریکٹ شاگرد ہے۔ اور امام کے پیچھے فاتحہ کرنا واجب کے لفظ متقدمین سے دکھائے میں نے جو متقدمین پیش کیے ہیں ان سے پہلے کہ ہو بعد کے نہ ہو۔ یہ عبد اللہ ابن مسعود کی روایت ہے۔ عبد اللہ ابن مسعود رض نے نماز پڑھائی تو انہوں نے لوگوں کو سنا کہ وہ امام کے ساتھ قرات کر رہے تھے تو جب انہوں نے سلام پھیرا تو فرمایا کیا تم نے نہیں سمجھا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ اس آیت کا شان نزول کیا ہے نماز ہے میں نے پہلے بھی بیان کر دیا اور اجماع سے بھی ثابت ہے اس کا شان نزول نماز ہے نمازیوں کو مخاطب کیا گیا اللہ قرآن میں نمازیوں کو مخاطب کر رہا ہے سب سے پہلے صحابہ پھر تابعین، تبع تابعین قیامت تک آنے والے نمازی سب کے سب اس قرآن کے حکم کے مخاطب ہیں اور ان پر یہ حکم اللہ کا ہے جیسے کہ مفسرین نے لائن لگائی فاستمعوا له وأنصتوا یہ امر کا صیغہ ہے یہ تقاضہ کرتا ہے مقتدی قرات نہ کریں۔

حافظ عمر صدیق صاحب: حضرات کہتے ہیں کہ موطا سے امام محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا موقف پیش کرتے ہیں حضرات یہ موقف عدم کا ہے نسخ کا نہیں اور یہ صاحب موطا کون ہے امام محمد اور یہ کتاب کتاب الضعفاء^{لعقيلي} میں جھوٹوں کی روایتیں پیش

کرنے والا لکھا ہے۔ اور یہی بات کتاب الضعفاء والمترکین میں لکھی ہے۔ حوالوں کے انشاء اللہ ڈھیر لگاؤں کا حوالوں کی ہمارے پاس کمی نہیں۔ یہ میرے پاس کتاب القراءة للبیہقی ہے بڑے بھائی توجہ ہے چھوٹے بھائی کی بھی سن لے۔ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب امام وغير امام۔ (کتاب القراءة للبیہقی حدیث 115 دار الكتاب العلمیہ) یہ کتاب لے لیجیے یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے حضرات سنتے جائیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اُقرءوا کہتے ہیں متقدمین سے پڑھو میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کا باب پڑھا کیا امام بخاری رحمہ اللہ آپ کے نزدیک متقدمین میں سے نہیں ہے یہ میرے ہاتھ میں کنز العمال ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب خلف الإمام". "ق فيه وقال إسناده صحيح والزيادة التي فيه صحيحة مشهورة من أوجه كثيرة". (كنز العمال 8/112 حدیث 22140 مؤسسة الرسالة)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔

یہ میرے ہاتھ میں مناظر حسن گیلانی کہتے ہیں کہ جلال الدین اولیاء حنفی امام کے پیچھے قرات کرنے کے قائل تھے امام تھانوی صاحب کا بھی قول دیکھ لیں یہ میرے ہاتھ میں جلد 34 مجالس حکیم الامت ہے کان پور میں میں حدیث پڑھاتا تھا متاثر ہو کے حدیث سے میں نے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا شروع کر دی۔ یہ کون ہیں ان کے استاد حنفی استاد حدیث پڑھ کر امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا قائل ہو گیا اگے چلے یہ ان کے مولانا فقیر اللہ صاحب خاتمة الکلام میں کہتے ہیں کہ صحابہ کی ایک جماعت امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کو واجب کہتی تھی۔

مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب میں نے مطالبہ کیا کہ اللہ کے رسول پر جھوٹ بولا اس کو صاف نہیں کیا ابو ہریرہ پر جھوٹ بولا اس کو صاف نہیں کیا اور یہ یعنی بعد والے لوگوں کے حوالے دے رہا ہے یا قرآن پڑھ رہے ہیں حدیث پڑھ رہا ہے یہ علمائے احناف جو ہیں ان کے یہاں اللہ ہے یا اللہ کے رسول ہے آج ان کا کلمہ پڑھ لیا ہے ارے قرآن پڑھتا حدیث پڑھتا جو حدیث میرے دوست نے پڑھی توجہ کریں یہ کتاب القراءة للبیہقی سے جو پڑھی ہے حدیث حضرت نے اس کی سند میں مکحول مدلس ہیں عن کے صیغے سے روایت کر رہا ہے اور امام ابن حجر عسقلانی نے اس کو مدلس قرار دیا ہے یہ آپ کے سامنے ہے یہ روایت ضعیف ہے تدلیس کی وجہ سے اور جھوٹ بولا کہ صحیح ہے اور اس ہی طرح یہ جو آپ نے کنز الاعمال کی روایت پڑھی اس کی آپ سند پڑھیں اس کی سند آپ دکھائیں امام علی متوفی 900 کے بعد فوت ہوا ہے دسویں صدی کا آدمی ہے اس نے کہا سند بیان کی ہے بلا سند آپ نے روایت پیش کی اسی طرح ہم نے امام محمد رحمہ اللہ کے قول کو پیش کیا اگر جرح و تعدیل کے اصول اگر آپ کے سامنے ہوتے تو جرح نقل نہیں کرتے کیوں کہ اختلاف مذہبی کی وجہ سے جو جرح ہو اور تعصب کی وجہ سے جو جرح ہو اور غیر مفسر غیر مبین سبب جرح ہو اصول جرح و تعدیل میں وہ جرح مردود ہوتی ہے ورنہ کذاب کی جرح تو بخاری کے راویوں پہ بھی موجود ہے اگر یہ وجہ ضعف ہے بخاری مسلم کو ضعیف تم لکھ دو ہم امام محمد کو ضعیف مان لیں گے ایسا ہو ہی نہیں سکتا امام محمد بن حسن شیبانی کی کتاب عند المحدثین مشہور ہے النکت علی کتاب ابن الصلاح ابن حجر عسقلانی کی کتاب میرے پاس موجود ہے انہوں نے کہا ہے کہ جب امام مشہور اور اس کی کتاب بھی مشہور ہو تو اس کی سند دیکھنے سے آدمی کو بے نیاز کر دیتی ہے۔ لان الكتاب المشهور الغین بشہرتہ عن اعتبار الاسناد منا إلی مصنفہ (النکت علی کتاب

ابن حجر عسقلانی 1/271 عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية) تو دوستو یہ میرے ہاتھ میں صحیح مسلم ہے شائد موسیٰ اشعری کی روایت -

فقال ابو موسى: اما تعلمون كيف تقولون في صلاتكم؟ رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبنا، فبين لنا سنتنا، وعلمنا صلاتنا، فقال: إذا صليتم، فاقيموا صفوفكم، ثم ليؤمكم احدكم، فإذا كبر فكبروا، وإذا قال: غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا: آمين (صحیح مسلم حدیث 904)

ترجمہ: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ تمہیں اپنی نماز میں کیسے کہنا چاہیے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا، آپ نے ہمارے لیے ہمارا طریقہ واضح کیا اور ہمیں ہماری نماز سکھائی۔ آپ نے فرمایا: ”جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو، پھر تم میں سے ایک شخص تمہاری امامت کر آئے، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم والا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

نوٹ: امام مسلم اگے فرماتے ہیں۔

حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة، حدثنا ابو اسامة، حدثنا سعيد بن ابي عروبة. ح وحدثنا ابو غسان المسمعي، حدثنا معاذ بن هشام، حدثنا ابي. ح وحدثنا إسحاق بن إبراهيم، اخبرنا جرير، عن سليمان التيمي، كل هؤلاء، عن قتادة، في هذا الإسناد بمثله، وفي حديث جرير، عن سليمان، عن قتادة: من الزيادة، وإذا قرأ فانصتوا، (صحیح مسلم 905)

ترجمہ: ابو اسامہ نے سعید بن ابی عروبہ سے حدیث بیان کی، نیز معاذ بن ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، اسی طرح جریر نے سلیمان تیمی سے خبر دی، ان سب (ابن ابی عروبہ،

ہشام اور سلیمان) نے قتادہ سے اسی (سابقہ) حدیث کے مانند روایت کی، البتہ قتادہ سے سلیمان اور ان سے جریر کی بیان کردہ حدیث میں یہ اضافہ ہے: ”جب امام پڑھے تو تم چپ رہو۔“

توجہ فرمائیں یہ میرے ہاتھ میں طحاوی ہے سیدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز جہری نماز تھی اس سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا میرے پیچھے ابھی آپ میں سے کسی نے کوئی قرات کیا ہے اور یہ میرے ہاتھ میں طحاوی ہے حدیث ابو ہریرہ ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من صلاۃ جہر فیہا بالقراءۃ فقال هل قرا منکم معی احدا نفا فقال رجل نعم یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی أقول مالی انازع القرآن؟ قال فانتہی الناس عن القراءة مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما جہر فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقراءۃ من الصلوات حین سمعوا ذلك منه۔ (شرح معانی الآثار 1/217 حدیث 1290 عالم الکتب)

ترجمہ: ابو ہریرہ نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہری سے واپس مڑے تو ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی پڑھا ہے تو ایک آدمی نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی کہہ رہا ہوں میرے ساتھ قرآن مجید کے پڑھنے میں کیوں منازعہ کیا جا رہا ہے حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں اس پر لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ جہری نمازوں میں پڑھنے سے رک گئے جب انہوں نے آپ کا یہ ارشاد سنا۔

میں نے مطالبہ کیا قرآن کی آیت پیش کی نبی کی تفسیر پیش کی صحیح حدیث پیش کی اور اسی طرح اجماع امت پیش کیا ائمہ سے قول بھی پیش کیے لیکن حضرت نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ اور ابو ہریرہ پر جھوٹ بولا اس کو انہوں نے ابھی تک صاف کیا نہیں میں نے سیدنا ابو موسیٰ الشعمری کی حدیث پڑھی اس کو امام یحییٰ بن معین، امام سعید بن منصور، امام عثمان بن ابی شیبہ، امام احمد بن حنبل، امام مسلم، امام ابو ذرہ، امام ابو عوانہ، امام ابن جریر، امام ابو جعفر طحاوی نے صحیح کہا پھر میں نے آپ کے سامنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پڑھی امام احمد بن حنبل، امام مسلم، امام نسائی، امام ابوعلیٰ نساپوری، امام ابن حزم، امام مغلطائی، امام ابن عبد البر، امام ابن تیمیہ نے اس کو صحیح کہا سند کے سارے بخاری مسلم کے طریق ہے او طریق صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے میں نے احادیث کو بھی پیش کیا اور حضرت نے جو روایت پیش کی وہ پچھلے باب کی تھی منسوخ باب کی تھی متروک باب کی تھی باب کے اندر موجود تھی اب بھی جو انہوں نے جتنی پیش کی ہے ساری اسی میں ہے یہ انہوں نے کہا کہ جی اگر سنن نسائی کو صحیح مانتے ہیں ساری حدیث امام نسائی کے کہنے پہ میں وہاں سے حدیث پڑھ رہا ہوں میں نے کہا محترم صحیح حدیث بھی منسوخ ہوتی ہے۔

حافظ عمر صدیق صاحب: میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث تین کتابوں سے پیش کی ہے مسند ابی عوانہ سے الاوسط سے صحیح ابن خزمہ سے اب بات ائی ہے امام محمد کی جس کو میں نے کذاب ثابت کیا ہے محدثین کی جرح کے ساتھ کہتا ہے بخاری مسلم کے راویوں پر کذاب کی جرح ہے سب سے پہلی بات ہے ہوائی فائرنگ کرنے کے بجائے وہ جرح پیش کرے دوسری بات آپ کے بزرگ فرماتے ہیں صحیحین کی صحت پر امت کا اجماع ہے آپ اجماع نسخ پر ثابت کرنے سکے امام ابو حنیفہ سے نسخ کا دعویٰ پیش کرنے سکے قرآن سے

ثابت کرنے کے اور کہتا ہے کہ 300 کتنی روایتیں ہیں 299 معاف کرتا ہوں آپ صرف ایک پیش کر دیں آگے سنیں یہ حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ کیا فرماتے ہیں جو صحیحین پر طعن کرتا ہے وہ بدعتی ہے آپ طعن کر کے بدعتی نہ بنے آگے چلے کہتے ہیں کہ انہوں نے منسوخ باب سے روایتیں پڑھی شیخ صاحب توجہ کرے گا کیا بخاری کا باب منسوخ ہے کیا مسلم سے میں نے جو پیش کی ہے وہ منسوخ ہے میں نے مؤطا مالک سے پیش کی میں نے ابن خزمہ سے پیش کی حدیث معاذ بن جبل پیش کی عبادہ بن صامت پیش کی میں نے حدیث انس پیش کی آپ ان سب کو چھوڑیں میں نے حدیث عائشہ پیش کی ہے اب آگے سنیے کہتا ہے کہ کنز العمال نویں صدی کا ہے میرا نہیں آپ کا ہے حنفی ہے میری نہیں مانتا بھائی اپنے بڑوں کی مان لے یہ جو کہتے ہیں لاصلا لمن لم یقرأ بفاتحة الكتاب خلف الامام صحیح السند ہے آگے چلے یہ میرے ہاتھ میں مجمع الزوائد۔

وعن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرا خلف الامام فلیقرأ بفاتحة الكتاب۔ ((مجمع الزوائد ومنبع الفوائد 2/111 حدیث 2651 مکتبہ القدسی))

عبادہ بن ثنابہ کہتے ہیں کون اللہ کا فرمان سننے والے اس پر عمل کرنے والے اللہ کے نبی نے کہا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے وہ سورہ فاتحہ پڑھے امام پیشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ورجالہ موثقون اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔ آگے چلے یہ میرے ہاتھ میں مستدرک علی صحیحین ہیں وجہ کیا ہے کہ آپ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا لِفَتْحِ قُرْطُبِی میں جو استدلال آپ نے کیا ہے وہی رافضیوں نے کیا رافضی بھی کہتے ہیں امام کے پیچھے قرات نہیں حنفی بھی کہتے ہیں نہیں جو موقف دیوبندیوں کا وہی موقف اور رافضیوں کا اسی وجہ سے امام قرطبی رحمۃ

اللہ کو یہ فتویٰ دینا پڑا اور آئیے رافضی امام کے پیچھے قرات کیوں نہیں کرتے کیونکہ امیر المؤمنین اہل سنت والجماعت کی آنکھوں کی ٹھنڈک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حکم دیا کرتے تھے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھو جو موقف شیعہ کا وہی دیوبندیوں کا شیعہ کافر کا فرکہنا اسان ہے ساتھ میں ان کا مسلک بھی ماننا یہ دورنگی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اِذَا قُمْتَ فِي الصَّلَاةِ جِبْ نَمَازًا قَائِمًا كِي جَائے پھر آگے فرماتے ہیں ثم اقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسر سري نمازوں کے بارے میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان جہری میں نسائی کی صحیح حدیث اور یہ سري نمازوں میں ہے۔

مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب آپ کے سامنے میں نے عرض کیا کہ اللہ کے قرآن کو میں نے مع تفسیر پیش کیا حضرت نے اللہ کی قرآن کی کوئی آیت پڑھی نہیں نہ کسی صحابی سے سند صحیح کے ساتھ تفسیر پیش کی نہ نبی پاک سے ایک مقتدی پر قرات فاتحہ واجب ہے گویا قرآن میرے بھائی کے سر پہ ہاتھ رکھتا نہیں صحیح بخاری صحیح مسلم کے اندر میں نے یہ چیلنج کیا کہ صراحت حدیث دکھا دیں اللہ کے رسول نے فرمایا کہ مقتدی کی بغیر فاتحہ کی نماز نہیں ہوتی یا مقتدی پر قرات فاتحہ واجب ہے میں ابھی سارا اٹائم بھی چھوڑ دوں گا مذہب بھی آپ کا اختیار کر لوں گا بخاری مسلم بھی آپ کے سر پہ ہاتھ رکھتا نہیں آپ نے جو دیگر کتب سے حدیثیں پڑھی ہیں اس میں بھی وجوب کے لفظ نہیں میرا یہ جو مطالبہ تھا کہ اللہ کے رسول پر جھوٹ بولا صحابی پر جھوٹ بولا وہ ابھی تک اس کا جواب نہیں میں مطالبہ کرتا ہوں یہ جو کہا کہ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا جو استدلال آپ نے کیا میں کہتا ہوں کہ یہ صحابہ کرام رضوان اللہ آجمعین نے کیا بلکہ محمد بن کعب قرظی کی روایت ابن عباس کی روایت مرفوع میں خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریری اعتبار سے بھی استدلال ہے 8 صحابہ 18 تابعین کہتے ہیں یہ

نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے تو کیا یہ سارے صحابہ رافضی بن گئے اور محدثین نے جو یہ ترک کا باب باندھا اور یہ حدیث پیش کی مولانا جن روایتوں کو آپ پڑھتے ہیں ائمہ نے ان کو پچھلے باب میں ذکر کیا ہے باقی رہی بات آپ کی کہ آپ حوالہ دے رہے ہیں کہ فلاں فلاں باب کی بات ہے ائمہ محدثین مختلف ائمہ کے مقلد ہیں کوئی امام شافعی کے ہیں کوئی امام مالک کے ہیں کوئی امام احمد بن حنبل کے ہیں جو مسئلہ امام شافعی کے مذہب میں منسوخ نہیں اس کا باب تو وہ الٹ ہی باندھے گا یہ تو اٹوٹیک بات ہے ان کے نزدیک منسوخ نہیں ہمارے نزدیک منسوخ ہے لہذا میں نے کہا تھا کہ عمومی قاعدہ ہے کلیہ نہیں ان مسائل میں جہاں باب ان کے اٹے ہیں ان کے نزدیک وہ مسئلہ منسوخ نہیں اس لیے باب اس طرح باندھا ہے میں نے کلیہ کا دعویٰ ہی نہیں کیا ایک بات یہ نسخ کی بات کرتے تھے نسخ کا میں نے صحیح مسلم سے حوالہ دیا باب الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ کے حوالے سے انہوں نے وہ کتاب بھی لی لیکن جرات نہیں اس کی تردید کرتے کیوں امام نووی رحمہ اللہ نے یہ قاعدہ بیان کیا اسی قاعدے کے تحت تمام محدثین تقریباً امام مالک نے وہ روایات جو حضرت پڑھ رہے ہیں پچھلے باب میں نقل کی ترک کا باب آگے باندھا اسی طرح امام ابو داؤد نے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا مکروہ کا باب باندھا پچھلے باب میں یہی حدیث پیش کی جس کو پیش کر رہا ہے اوئے منسوخ روایات متروک روایات پیش کرنے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا آج اگر شیعہ متعہ والی روایت پیش کریں سچا ہو جائے گا آج کوئی شراب پینے والا نوجوان پچھلی حدیث سے دکھا دے سچا ہو جائے گا او میرے بھائی صحیح حدیث بھی منسوخ ہو سکتی ہے ضعیف ہونا ضروری نہیں ہے جیسا کہانا آپ نے نسائی نے کہا سب صحیح حدیث چلو امام نسائی کے نزدیک صحیح ہے پھر بھی منسوخ ہے کیا منسوخ کے لیے ضعیف ہونا ضروری ہے میرے دوست آپ نے نسخ کی بات کی یہ آپ اپنی بات مان لیں یہ مولانا زبیر علی

زنی صاحب کا محدث وقت کا امام البانی ہے انہوں باب باندھا ہے کہ جہری نمازوں میں تو امام کے پیچھے قرات منسوخ ہے یہ کتاب صفت صلاة النبی ہے یہ آپ کے گھر کا ہے آپ کا محدث ہے امام ہیں اس کی بات مان لو باقی رہی بات یہ دیکھیں میں آپ کے سامنے حدیث پڑھ رہا ہوں سند صحیح کے ساتھ۔ پھر یہ میرے ہاتھ میں طحاوی ہے حدیث جابر بن عبد اللہ ہے۔

عن جابر بن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من صلى ركعة، فلم يقرأ فيها بأم القرآن، فلم يصل إلا وراء الإمام - (شرح معاني الآثار 1/218 حدیث 1300 عالم الكتب)

ترجمہ: جابر بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جس نے کوئی رکعت ایسی پڑھی جس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی، سو آئے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

اور رہی بات جتنی حدیثیں آپ نے پڑھی ہے میں نے پہلے ہی دعویٰ کیا کہ یہ اپنے زمانے پہ محمول ہے پہلے پڑھنا مشروع تھا اب بعد میں حکم آیا تو منسوخ ہو گیا اور آگے دیکھیں فرماتے ہیں ان کے محدث ارشاد الحق اثری صاحب فرماتے ہیں تحقیق پر عمل کرے تو اس کو ہم کچھ نہیں کہیں گے اس کی نماز باطل نہیں ہے یہ محدث ارشاد الحق اثری صاحب کیا رافضی ہے ائمہ نے جو استدلال کیا امام مالک نے ترک کا باب باندھا کیا وہ رافضی تھا امام ابن ابی شیبہ نے کراہت کا باب باندھا یہ حدیث ذکر کیا کیا وہ رافضی تھا امام ابو داؤد نے کراہت کا باب باندھا وہ رافضی تھا اور سنیں یہ جو آپ نے حجت البالغہ سے پڑھا ہے کہ بخاری مسلم پر جو طعن کرتا ہے وہ بدعتی ہے ائمہ محدثین طعن کرتے ہیں یحییٰ بن معین طعن کرتا ہے امام دارقطنی نے پوری ایک کتاب لکھ دی ہے الزامات والتتبع کیا وہ بدعتی ہے امام ذہبی نے المغنی فی الضعفاء میں 212

راوی ذکر کیے ہیں جن پر ائمہ نے جرح ضعف کے ساتھ کی ہے کیا وہ سارے رافضی ہیں۔

حافظ عمر صدیق صاحب: حضرات کس نے منسوخ کہا ہے اللہ نے کہا ہے اللہ کے نبی نے کہا ہے کسی ایک صحابی نے کہا ہے امام ابو حنیفہ نے کہا ہے اللہ کی قسم ہے اگر کسی کتاب سے ثابت کر دو سونا تول کے دوں گا کہتے ہیں کہ صحابہ کی تفسیر میں نے کہا ہے کسی بھی ایک صحابی سے اس آیت کی تفسیر دکھا دو کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا منسوخ ہو گئی ہے ثابت کر دو ثابت کرنا آپ کا کام ہے 24 کیرٹ کا سونا تول کر دینا میرا کام ہے۔ واذ اقرأ فأنصتوا یہ حدیث الحمد للہ ہم اس حدیث کو مانتے ہیں کیونکہ اس حدیث کا راوی صحابی حسین احمد مدنی لکھتے ہیں ابو ہریرہ کا عمل اور فتویٰ وہ فتویٰ کیا دیتے ہیں کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھو اور یہ آپ کا یہ موقف ہے کہ کوئی راوی اپنی حدیث کے خلاف عمل کرے تو اس کی عدالت ساکت ہے آپ صحابہ کی بے ادبی کرنے کیوں آئیے ہیں حضرات سنتے جائیے صحیحین پر محدثین کی جرح کی بات کرتے ہیں شاہ ولی اللہ کی یہ نصیحت آپ جیسے لوگوں کے لیے ہیں محدثین کے لیے نہیں ہے آپ محدث نہیں ہو مقلد ہو اور سنو میں نے 15 حوالے قرآن پاک سے پیش کیے حسین احمد مدنی کہتا ہے جمہور صحابہ اللہ کے نبی کے پیچھے فاتحہ پڑتے تھے شاہ ولی اللہ محدث اپنی کتاب حجت اللہ بالغہ میں فرماتے ہیں سکتہ میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا چاہیے اب یہ دیکھیے مولانا سرفراز خان صفدر کیا کہتے ہیں کہ آپ اور آپ کے شاہ ولی اللہ صاحب بڑے شوق سے مصافحہ کرتے شاہ ولی اللہ کا دامن چھوڑ دیں گے لیکن خفیت کا دامن نہیں چھوڑینگے یہ معاویہ بن حکم السلمی ہے رضی اللہ عنہ اللہ نبی نے اس مقتدی کو کہا ہے۔ إنما هو التسبیح والتکبیر وقراءة القرآن (صحیح مسلم 1199) امام عبدالبر فرماتے ہیں اس حدیث کا کوئی بھی روایت مقابلہ نہیں کر سکتی یہ حافظ ابن حبان رحمہ اللہ امت کا اس مسئلے پر اجماع ہے کہ امام

کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھی جائے اجماع آپ کے مسلک پر نہیں اہل حدیث کے مسلک پر ہیں نسخ ثابت کرد و قیامت کی صبح تک قیامت اسکتی ہے مگر کوئی مائی کالال نسخ ثابت کر سکتا نہیں یہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ امام کے پیچھے قرات کرتے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہاں کرتے ہیں تو آپ نے حکم دیا ایسا نہ کرو سو آئے سورہ فاتحہ کے۔ حضرت جی بتاؤ تو صحیح کب منسوخ ہوئی ہے مکہ میں ہوئی ہے مدینہ میں ہوئی ہے کس سن میں ہوئی ہے کون سی تاریخ میں ہوئی ہے عمر صدیق جب تک جائے گا نہیں جب تک اس سن کے بعد والی حدیث دکھائے گا نہیں شرط ہے کہ واجب دکھائے آپ کے گھر سے دکھایا مقتدین امام بخاری سے دکھایا ابو عبد اللہ ابن مسعود کا شاگرد تم پیش کرتے ہو عبد اللہ ابن مسعود بھی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔

مولانا عبد الغفار ذہبی صاحب ہم نے آپ کے سامنے اللہ کا قرآن پیش کیا تفسیر پیش کی احادیث پیش کی کہ امام کے پیچھے قرات کرنا منع ہے چپ رہنا ہے مقتدی کے لیے انصاف کا حکم ہے تو یہ میں نے آپ کے سامنے امام ابن ابی شیبہ کی کتاب اٹھائی ہوئی ہے اور باب باندھا امام ابن ابی شیبہ نے کہ امام کے پیچھے قرات کرنا مکروہ ہے اور حدیث ذکر کی ہیں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آپ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے آپ کے پیچھے ایک صحابی نے قرات کی آپ نے فرمایا - انی أقول مالي اناناع القرآن؟ (المصنف ابن ابی شیبہ 1/330 حدیث 3776 مکتبہ الرشید) قرآن بھی کہتاؤ! اذ اُقرئ القرآن اور یہاں بھی آپ نے فرمایا انی أقول مالي اناناع القرآن؟ کہ قرآن کے اندر ہاتھ پائی ہو رہی ہے اسی طرح یہ سیدنا عبد اللہ ابن مسعود کی روایت وہ کہتے ہیں۔ کنا نقرأ خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال خلطتم علي القرآن (المصنف ابن ابی شیبہ 1/330 حدیث 3778)

مکتبہ الرشید) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہم قرات کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر قرات خلط ملط ہوگئی یعنی پہلے ہم نے عرض کیا جتنی روایتیں آپ پڑھیں جس میں اللہ کے رسول کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے پڑھے یہ اس زمانے پر محمول ہے جب پڑھا گیا تھا باقی ٹائم نسخ کا ہر مسئلے کے اندر نسخ کا ٹائم بتادیں گے آپ جتنے مسائل منسوخ ہیں آپ ان کے وقت ان کا ٹائم اور اس کی تاریخ آپ سب کی بتادیں تو میں آپ کی بات مان لوں گا میں بھی بتادوں گا آپ کو تاریخ کا تعین ہونا ضروری نہیں ہے لیکن ائمہ نے یہ صاف باب باندھے ہیں کہ امام کے پیچھے قرات کرنا منع ہے متروک ہے میں نے حوالہ دیا امام مالک کا امام ابن ابی شیبہ کا امام عبدالرزاق کا امام نسائی کا امام ابوداؤد کا امام ترمذی کا اور امام ابن ماجہ کا امام طحاوی کا تقریباً 10 محدثین کا حوالہ دیا کہ انہوں نے مستقل باب باندھا ہے آگے اور آگے باقاعدہ نسخ و ترک کی روایات کو لائے ہیں جہاں تک نسخ کی بات آپ ہم سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمیں قرآن کی آیت یا نبی کی حدیث ہم نے کب کہا ہے کہ یہ نسخ نصوصی ہے یہ تو نسخ اجتہادی ہے ہم نے اپنے آپ ہی تو آپ کے سامنے ذکر کیا تو جہاں ہمارے چار دلائل ہیں چوتھی دلیل میں ائمہ مجتہدین نے اور ائمہ محدثین نے نسخ ترک کا باب باندھا آپ کی روایات کو منسوخ قرار دیا۔ یہ صحیح ابن ابی شیبہ ہے ایک اور حدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من کان له امام فقراءه له قراءه۔ (المصنف ابن ابی شیبہ 331/1 حدیث 3802 مکتبہ الرشید) ہر وہ شخص جو امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے قرات کرتا ہے پس امام کی قرات مقتدی کی قرات ہے۔ اس کو الگ قرات کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ سند صحیح کے ساتھ ہے مالک بن اسماعیل بھی ثقہ ہے حسن بن صالح بھی ثقہ ہے ابی زبیر بھی بخاری

مسلم کا راوی ہے جابر بن عبد اللہ نبی پاک کا مشہور صحابی ہے۔ یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ امام ابن ابی شیبہ نے نقل کیا مجھ سے حدیث بیان کی خالد الحمر نے بخاری مسلم وہ روایت کرتے ہیں ابن عجلان سے بخاری مسلم وہ روایت کرتے ہیں زید بن اسلم سے بخاری مسلم وہ روایت کرتے ہیں ابی صالح سے بخاری مسلم وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام ليوتهم به، فاذا كبر فكبروا، واذا قرا فانصتوا۔ (المصنف ابن ابی شیبہ 1/331 حدیث 3799 مکتبہ الرشید) محبوب نے فرمایا کہ امام جب قرأت کرے تو مقتدی چپ رہے مقتدی خاموش رہے اللہ بھی کہتا ہے وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا اللہ بھی کہتا ہے سائلٹ خاموش ہو جا اور نبی بھی کہتا ہے واذا قرا فانصتوا امام پڑھے تو تم چپ ہو جاؤ اللہ نے بھی منع کیا اللہ کے رسول نے بھی منع کیا سنیوں تمہیں مبارک ہو تم نے اللہ کی بھی بات مانی نبی کی بھی بات مانی أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ پر آپ کا عمل ہے ان کا اس پر عمل نہیں ہے کیوں پرانے احکام جو ہوتے ہیں ان کو پڑھنا کوئی علمی کام نہیں ہے رہی بات یہ کہ ہم نے نسخ کا دعویٰ کیا تھا ہم نے نسخ آجتہادی ثابت کیا ہے اور ضابطے قاعدے سے صحیح مسلم سے باب الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ کے حوالے سے حدیث رسول میں نے سیدنا ابو ہریرہ سے بھی پیش کی سیدنا ابو موسیٰ سے بھی پیش کی سیدنا عبد اللہ ابن مسعود سے بھی پیش کی اور میں نے صحیح مسلم سے پیش کی مسند ابی عوانہ سے پیش کی کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول کی حدیث کو مانو ہم تو مانتے ہیں پہلے پڑھنا تھا یہ اس زمانے پر ہے بعد میں اللہ نے اور اللہ کے رسول نے منع کر دیا اس لیے اب ہم رک گئے کیوں اللہ کہتا ہے قرآن میں وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا آج واللہ کے رسول تم کو دے لے لو اور جس سے منع کر دے رک جاؤ مومن کا یہ کام ہے رک جانا اور نافرمانوں کا

کام ہے اکڑ جانا میرے چھوٹے بھائی پچھلی حدیثیں لاکھ پڑھے آپ منسوخ متروک ہے حتیٰ کہ آپ کے محدث نے بھی فیصلہ کر دیا کہ یہ جہری نماز میں امام کے پیچھے قرات کرنا منسوخ ہے۔

حافظ عمر صدیق صاحب: جابر بن عبد اللہ کی روایت انہوں نے پیش کی یہ کہتا ہے امام منفرد اگر فاتحہ نہ پڑھے تو نماز ہو جاتی ہے اور صحابی کہتے ہیں نہیں ہوتی۔

نوٹ: پورے مناظرے میں یہ دعویٰ اہل سنت والجماعت کی طرف سے کسی نے نہیں کیا۔ اور ترجمہ آپ نے کیا ہے ایک رکعت ذرا غور کیجئے صحیح ترجمہ ایک رکعت یہ ساری نماز امام کے پیچھے ایک رکعت یہ ساری نماز اور یہ بھی بتائے جابر بن عبد اللہ سری نماز میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے آپ نے وہ فتویٰ کیوں نہیں پیش کیا اور آئیے، واذا قرأ فأنصتوا اس روایت کے راوی بھی ابو ہریرہ حسین احمد مدنی کے تحت فتویٰ ہے فاتحہ پڑھنے کا اور جو انہوں نے روایت پیش کی، واذا قرأ فأنصتوا اس روایت سے معنی جو یہ لیتے ہیں خود صحابی رسول نے دیا نہیں کہتے ہیں کہ نسخ نصوحی نہیں ہے اور انہوں نے کہا تھا کہ یہ چاروں دلائل سے ثابت ہے اس کا مطلب آپ نے مانا قرآن کی نص سے ثابت بات نہیں حدیث سے ثابت بات نہیں اور کہتا ہے کہ یہ نسخ اجتہادی ہے میں کہتا ہوں کہ ہم آپ کو مجتہد مانتے نہیں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ساری سند ضعیف ہے ذرا مکحول کو ثابت کرے مدلس کون سا ہے اور جھگڑا کب ہوتا ہے جب اونچا پڑا جائے حضرت ابو ہریرہ بھی فتویٰ دیتے ہیں کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھو تین حدیثوں کا معنی جو آپ نے لیا ہے ان تین حدیثوں کا معنی نبی کے شاگرد نے لیا نہیں آپ کی بات نہیں مانی جائے گی امام جلال الدین سیوطی کہتے ہیں کہ جو عالم ہے وہ مجتہد ہے امام سیوطی علیہ الرحمہ کے نزدیک آپ عالم نہیں تو ہم آپ کو کیسے مجتہد مان لیں آگے چلے یہ

قاموس الفقہ کہتے ہیں کہ نسخ چار چیزوں سے مانا جاتا ہے یہ شروط ہے حضرات کہتے ہیں کہ ہر چیز کا تعین نہیں ہوتا قاموس الفقہ والے کہتے ہیں کہ چار چیزوں سے تعین ہوتا ہے آپ کی بات مانی آپ کے بڑوں کی بات مانے شراب حرام ہے دے فتویٰ جواز کا متعہ حرام دے فتویٰ جواز کا اور یہ رشید احمد گنگوئی فرماتے ہیں کہ فاتحہ پڑھنا جائز ہے امام کے پیچھے آپ بتادیں پھر آپ کے نزدیک کیا متعہ بھی جائز ہے شراب بھی جائز ہے یہ فتاویٰ رشیدیہ میں کیا لکھتے ہیں جو فاتحہ پڑھتا ہے امام کے پیچھے آمین بالجہر کہتا ہے اس کو ملامت نہیں کرنا چاہیے میں بتاؤں گا حضرت عبداللہ ابن مسعود بھی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل عبداللہ بن عباس بھی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل۔

مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب میرا مطالبہ ابھی تک انہوں نے صاف نہیں کیا صحابی پر جھوٹ بولا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا حالانکہ میں بار بار آخری ٹرم تک مطالبہ کر رہا ہوں لیکن یہ اس بات کی طرف جاتے نہیں اور جتنی روایتیں پڑھ رہے ہیں اس میں یہ کہیں بھی نہیں ارہا کہ آخری فیصلہ یہی ہے کہ امام کے پیچھے قرات کرنی چاہیے محدثین کے قاعدے کے اعتبار سے پچھلے باب کی حدیثیں ہیں یہ بات کہ ائمہ نے نسخ آجتہادی جو پیش کیا ہے یہ آجتہاد سے نصوص سے دلیل دی ہے جن کو ہم نے پڑھا ہے اور مقلد کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے امام کے قول کو مدلل کر سکتا ہے آجتہاد نہیں کر سکتا الحمد للہ ہم اپنے امام کے قول کو مدلل کر رہے ہیں من کان لہ امام فقراءتہ لہ قراءۃ کہتے ہیں کہ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں اس کے سارے کے سارے طریق اس کے معلول ہے یہ میں نے آپ کے سامنے ابن ابی شیبہ کی روایت پڑھی مالک بن اسماعیل پہلا راوی ہے حسن بن صالح اس کا دوسرا راوی ہے یہ امام ابن ابی شیبہ بخاری مسلم ہیں مالک بن اسماعیل ثقہ ہے حسن بن صالح صحیح مسلم کا راوی ہے

ابی زبیر بخاری مسلم کا راوی ہے کیا بخاری مسلم والے راویوں کی روایت معلول ہوتی ہے امام بصیری رحمۃ اللہ 840 میں وفات ہے ابن حجر عسقلانی کے زمانے کا ہے انہوں نے اپنی کتاب إتحاف الخیرة المہرۃ میں سند کا ایک ایک راوی بخاری مسلم کا ہے وہ کہتے ہیں یہ حدیث من کان له امام فقراء ته له قراءة هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین اور البانی نے لکھا اس کی سند صحیح ہے حضرت کہتے ہیں کہ آپ یہ مانتے نہیں ہیں ہم نے تو پہلے ہی کہا ہم مانتے ہیں کہ پہلے زمانے پر ہے وہ معمول و حدیثیں ہیں پہلے پڑھنا جائز تھا میں نے محمد کب قرطبی کی روایت پڑھی صاف لفظ ہیں کہ آپ نے نماز پڑھی آپ کے پیچھے صحابہ نے بھی قرات کی ، حتیٰ یقضي فاتحة الكتاب والسورة۔ فاتحہ بھی ساتھ پڑھتے رہے دوسری سورت بھی ساتھ پڑھ رہے فلبث بذلك ما شاء الله جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا یہ معاملہ رہا فنزلت (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ) وَإِذَا قُرِئَ آءِ نَبِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنْصِتُوا یعنی اے صحابہ صاف لفظ ہے پہلے تھا بعد میں منع ہو گیا ہمارا دعویٰ تو نصوص سے ثابت تھا آپ ایسی کوئی حدیث پڑھتے جس میں ہوتا کہ پہلے پڑھنا ناجائز تھا بعد میں پڑھنے کا حکم ہو گیا ایک روایت پڑھ دیتے اور یہ دیکھیں میرے سامنے کتاب القراءة البیہقی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأَمُّ الْكِتَابِ فَهِيَ خَدَاجٌ إِلَّا صَلَاةٌ خَلَفَ إِمَامٌ» (كتاب القراءة البیہقی صفحہ 194 حدیث: 427 دار الكتاب العلمیہ)

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے؛ وہ نماز ناقص ہے ہے؛ سو آئے

امام کے پیچھے پڑھی جانے والی نماز کے۔

حدیث کی کتابوں میں سیدنا جابر بن عبد اللہ سے یہ طحاوی میں روایت موجود ہے میں نے آپ کے سامنے پڑھی اسی طرح ابو ہریرہ کی روایت کتاب القراءت کے حوالے سے پڑھی اور یہ کتاب الاثار اس کے اندر سیدنا جابر بن عبد اللہ سے روایت موجود ہے۔

عن موسى، عن عبد الله بن شداد، عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «من كان له إمام فقرأه الإمام له قراءة»، وفي رواية: أن رجلاً قرأ خلف النبي صلى الله عليه وسلم في الظهر والعصر، وأوماً إليه رجل، فنهاه، فلما انصرف، قال: أتنهاني أن أقرأ خلف النبي صلى الله عليه وسلم؟ فتذاكرا ذلك حتى سمع النبي صلى الله عليه وسلم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «من صلى خلف الإمام، فإن قراءته الإمام له قراءة» (مسند أبي حنيفة حديث 25 مکتب مرقم)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں! انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور! آپ کے پیچھے ایک شخص قرات کر رہا تھا صحابہ کرام میں سے ایک صحابی نماز کے اندر ہی اسے قرات سے روکنے لگے تو اس نے کہا کیا تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرات کرنے سے روکتے ہو؟ دونوں میں جھگڑا ہو گیا حتیٰ کہ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا! مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنْ قَرَأَ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةً (جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرات ہی اس کی قرات ہے)۔

پھر اسی طرح یہ سنن ابن ماجہ میرے ہاتھ میں ہیں۔

فوجد رسول الله صلى الله عليه وسلم في نفسه خفة فخرج يهادى بين رجلين ورجلاه تخطان في الأرض، فلما راه الناس سبحوا بابي بكر فذهب ليستأخر فاما اليه النبي صلى الله عليه وسلم أي مكانك، فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس عن يمينه وقام ابو بكر فكان ابو بكر ياتم بالنبي صلى الله عليه وسلم والناس ياتمون بابي بكر قال ابن عباس واخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم من القراءة من حيث كان بلغ ابو بكر (سنن ابن ماجه 1235)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت میں کچھ ہلکا پن محسوس کیا، تو دو آدمیوں پر ٹیک دے کر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے، جب لوگوں نے آپ کو آتے دیکھا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو « سبحان اللہ » کہا، وہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب بیٹھ گئے، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے رہے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کر رہے تھے، اور لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کر رہے تھے، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت وہاں سے شروع کی جہاں تک ابو بکر رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔

حافظ عمر صدیق صاحب: حضرات قرآن سے ثابت نہیں کیا یہ مان بھی لیا نسخ قرآن سے ثابت نہیں حدیث سے نہیں شراب منسوخ و فتویٰ جواز کا منسوخ و فتویٰ جواز کا تمہارے بڑے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کتاب الآثار کون سی ہے ذرا تعارف بھی کروادے یہ قاضی ابو یوسف والی ہے یا محمد حسن شیبانی والی ہے؟ اگر محمد حسن شیبانی والی ہے تو ہمیں اس پر جرح کرنی ہے اور اگر یہ قاضی ابو

یوسف والی پیش کر دیں تو ذرا اس پر بھی تبصرہ کر دیتے ہیں، آگے چلیں حضرات مسئلہ کیا ہے امام کے پیچھے فاتحہ انہوں نے منسوخ ثابت کرنی تھی ابھی تک کی نہیں ریکارڈ ہوئی ہے ریکارڈ ہے بات ثابت نہیں کر سکے ہمارا دعویٰ کیا ہے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا ہم نے اپنے دعوے پر دو طرح سے دلائل پیش کیے ہیں عمومی دلائل محدثین کے فہم سے صحابہ کے فہم سے خصوصی دلائل صحابہ سے رسول اللہ سے ہم نے دو طرح کے دلائل پیش کیے ایک آپ کے مذہب کے معیار پر ایک محدثین کے مسلک کے معیار پر جو اصولی روایتیں ہیں توجہ کیجئے میں نے حدیث ابو ہریرہ پیش کی حسین احمد مدنی نے کہا کہ ابو ہریرہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا فتویٰ دیتے ہیں اسی طرح عبداللہ ابن مسعود امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے جواب نہیں آیا عبداللہ ابن عباس قائل جواب نہیں آیا یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے المصنف یہ المصنف کس کی امام ابن ابی شیبہ کی ہے میں انشاء اللہ اس سے اور کتاب القراءۃ البیہقی سے حوالہ دوں گا پہلے صحابی کون ہیں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے قائل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے مستدرک الحاکم میں موجود ہے ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے اسی طرح عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سعید بن زبیر رحمہ اللہ تابعین جزء القراءة امام بخاری رحمہ اللہ کہ اس کے اندر موجود ہے حسن بصری رحمہ اللہ یہ تابعین بھی عامر شمس یہ تابعین بھی عبید اللہ بن عبید اللہ یہ تابعین بھی ابوالخیر اسامہ بن عمیر یہ تابعین بھی حاکم بن عتیبہ یہ تابعین بھی عروہ بن زبیر یہ تابعین بھی قاسم بن محمد یہ تابعین بھی نافع بن زبیر یہ تابعین بھی 10 صحابہ اور دس تابعین اور 10 حدیث اللہ کے نبی سے ثابت کیا اللہ کے نبی نے حکم دیا

صحابہ عمل کرتے تھے تابعین پڑھتے تھے اور آئے آپ نے جو روایت پڑھی ہے کتاب القراءۃ البیہقی سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی برآئے مہربانی اس کے اندر جو ایک راوی ہے عبدالرحمن بن اسحاق الکوفی ضعیف راوی ہے اور نسخ ثابت کرنا آئے تھے مقتدی کی فاتحہ پر اور نفی کر دی ہے

امام کی فاتحہ پر کہتے ہیں کہ ابو بکر فاتحہ پڑھ چکے تھے آپ دنیا کی کسی ایک حدیث سے دکھا دے انشاء اللہ پانچ ہزار روپے نوٹ تول کر دیں گے ہم نے رسول اللہ سے ثابت کیا 10 حوالے صحابہ سے ثابت کیا 10 حوالے تابعین سے ثابت کیا 10 حوالے قرآن سے ثابت کیا اور یہ جو روایت آپ نے پیش کی ہے ابو اسحاق السبئی رحمہ اللہ مدلس ہیں اور مدلس کی معنعن قبول نہیں کی جاتی بغیر المقبول اللہ کی توفیق سے دنیا دیکھے گی جب یہ مناظرہ سنے گی۔

مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب دوستو یہ کہہ رہا ہے کہ امام کے پیچھے قرات فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور یہ اتفاقی ہے اور یہ آپ کے محدث علی زئی اپنی کتاب مسئلہ قرات خلف الامام میں کہتے ہیں کہ نماز میں سورہ فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ اختلافی ہے اور حضرت کہتے ہیں اتفاقی ہے اپنے کی تو مان لے یہ جھوٹ کیوں بولتے ہیں توجہ فرمائیں حضرت میں نے حضرت پر یہ اعتراض کیا سوال کیا کہ اللہ کے رسول پر آپ نے جھوٹ بولا اس کا جواب آیا نہیں انہوں نے حضرت ابو ہریرہ پر جھوٹ بولا اس کا جواب آیا نہیں اسی طرح یہ جو کہہ رہے ہیں اس کی سند میں ابو اسحاق مدلس ہیں اہل سنت والجماعت کے نزدیک تو مدلس کی تدلیس صحت حدیث کے منافی ہی نہیں ہے آپ کے نزدیک ہے تدلیس کریں یا ارسال کریں مولانا یہاں صلوۃ الرسول میں بھی لکھا ہوا ہے زبیر علی زئی صاحب بھی لکھتے ہیں ارسال کرے تدلیس کرے ہر طرح ضعیف ہے اور مکحول مدلس ہیں طبقات المدلسین میں لکھا ہوا ہے اور طبقات کے

اعتبار سے تو زبیر علی زئی صاحب بھی نہیں مانتے اور یہ میرے بھائی بیٹھے ہیں آپ کے ساتھ میں یہ بھی طبقات کو نہیں مانتا لہذا آپ کے یہاں طبقات کی تقسیم ہی نہیں ہے آپ نے تو خود ہی پڑھ دیا مدلس کا مععن غیر المقبول آپ نے ابھی پڑھا کہ مدلس کا مععن غیر مقبول ہے مانا اور رہی بات یہ کہ انہوں نے کہا کہ میں نے 10 صحابہ سے پیش کیا حافظ بدرالدین عینی نے شرح صحیح بخاری میں لکھا امام سرخسی نے المبسوط میں لکھا کہ 80 صحابہ کبار امام کے پیچھے قرات سے منع کرتے تھے اور 10 زیادہ ہیں یا 80 زیادہ ہیں؟ اور سنو مصنف ابن ابی شیبہ کے اندر موجود ہے اصحاب عبداللہ بن مسعود امام کے پیچھے قرات نہیں کرتے تھے امام ابن سیرین فرماتے ہیں المحرث الفاصل میں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد 4 ہزار تابعی تھے 4 ہزار زیادہ ہے یا 10 زیادہ ہیں یہ سارے کے سارے رافضی ہیں اور جمہور محدثین امام مالک اور ان کے مقلدین امام احمد بن حنبل اور ان کے مقلدین جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قرات نہیں کرتے آپ کے ساتھ نہیں سری نمازوں میں بھی وجوب کے قائل نہیں لہذا وہ ہمارے ساتھ اہل سنت والجماعت 14 صدیوں میں 75 پر سینٹ ہے ان کے محدثین بھی زیادہ ان کے فقہاء بھی زیادہ ان کی عوام بھی زیادہ جو 75 پر سینٹ اور جمہور وہ ہوتا ہے یا جو ڈھائی پر سینٹ ہو وہ ہوتا ہے توجہ ہے میں نے آپ کے سامنے اللہ کے قرآن سے پڑھا سیدنا عبداللہ بن مسعود سے امام کے پیچھے مصنف ابن ابی شیبہ کے اندر کتاب القراءة المپیہتی کے اندر آیا جس کی صحت کو آپ کے ارشاد الحق اثرینے بھی مانا وہ کہتا ہے کہ امام کے پیچھے قرات کرنا قرآن کے لیے انصت لا لقرآن کما امرت سیدنا عبداللہ بن عمر بن کی روایت پیش کرتے ہو رفع یدین میں وہ امام کے پیچھے قرات نہیں کرتا تھا دنیا کی سنہری سند مالک عن نافع عن ابن عمر مؤطا مالک۔

حدثني حدثني يحيى، عن مالك، عن نافع ان عبد الله بن عمر كان إذا سئل هل يقرا

احد خلف الإمام، قال إذا صلى احدكم خلف الإمام فحسبه قراءة الإمام وإذا صلى وحده فليقرأ قال وكان عبد الله بن عمر لا يقرأ خلف الإمام قال يحيى سمعت مالكا، يقول: الامر عندنا ان يقرأ الرجل وراء الإمام فيما لا يجهر فيه الإمام بالقراءة ويترك القراءة فيما يجهر فيه الإمام بالقراءة۔ (مؤطا امام مالک۔ حدیث 190)

ترجمہ: حضرت نافع سے روایت ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب کوئی پوچھتا کہ سورہ فاتحہ پڑھی جائے امام کے پیچھے؟ تو جواب دیتے کہ جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے امام کے پیچھے تو کافی ہے اس کو قراءت امام کی، اور جو اکیلے پڑھے تو پڑھ لے۔ کہا نافع نے: اور تھے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نہیں پڑھتے پیچھے امام کے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ نماز جہری میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے، اور سرّی میں پڑھے۔

اسی طرح سیدنا زید بن ثابت صحیح مسلم میں فرماتے ہیں۔

حدثنا يحيى بن يحيى بن ابيوب وقتيبة بن سعيد وابن حجر قال يحيى بن يحيى اخبرنا وقال الآخرون حدثنا إسماعيل وهو ابن جعفر عن يزيد بن خصيفة عن ابن قسيط عن عطاء بن يسار انه اخبره، انه سأل زيد بن ثابت عن القراءة مع الإمام، فقال لا قراءة مع الإمام في شيء، وزعم، انه قرأ على رسول الله صلى الله عليه وسلم والنجم إذا هوى فلم يسجد. (صحيح مسلم 1298)

ترجمہ: عطاء بن یسار نے بتایا کہ انھوں نے امام کے ساتھ قراءت کرنے کے بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا؟ انھوں نے کہا: امام کے ساتھ کچھ نہ پڑھے

اور کہا: انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے «والنجم اذا هوىٰ» پڑھی تو آپ نے سجدہ نہ کیا

یہ دیکھیں ارشاد الحق اثری صاحب فرماتے ہیں فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ فروعی اختلاف ہونے کی بنا پر آجتہادی ہے جو شخص حتی الامکان تحقیق کرے اور یہ سمجھے کہ فاتحہ فرض نہیں خواہ نماز جہری ہو یا سری ہو اپنی تحقیق پر عمل کرے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی امام بخاری سے لے کے دور قریب تک کسی اہل حدیث نے حکم نہیں لگایا تو کیا یہ سارے کے سارے شیعہ ہیں ارشاد الحق اثری شیعہ ہیں؟ باقی رہی بات آپ نے کہا نا ثابت کرے میں مکحول کو مدلس ثابت کر رہا ہوں دنیا کی کسی کتاب میں آپ دکھادیں کہ یہ مدلس نہیں ہیں اور وہ امام محدث ہو علی زئی نہ ہو اور فن تدلیس کو جانتا ہو وہ کہے گا اگر مدلس نہیں ہے تو میں تیری بات ماننے کے لیے تیار ایسا قیامت تک نہیں کر سکتے میں نے قرآن سے مطالبہ کیا قرآن کی آیت پیش کرتے منقول تفسیر پیش کرتے جیسے میں نے پیش کی ہے اللہ کہتے ہیں اللہ کے رسول کہتے اللہ کے رسول کے صحابی کہتے ہیں یہ آیت اسی لیے نازل ہوئی ہے کہ مقتدی پر فاتحہ واجب ہے ایک قرآن کی آیت آپ پیش نہیں کر سکتے قیامت تک اور میں نے متقدمین صحابہ تابعین کی بات کی تھی ائمہ کی باتیں کی اور یہ لے کے آیا ہے غیر مجتہد مولویوں کی بات آپ کم سے کم ان لوگوں کو تو کھڑا کرتے جو مجتہد ہیں آپ نے ان کو کھڑا کیا جو مطلق مجتہد بھی نہیں ہیں -